فاستبقوا الخیرات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

اپریل ۱۹۶۴ء

چندہ سالانہ ۵ روپے

Malik Jee Brothers
Gole Bazar Rabwah.

فی پرچہ ۵۰ پیسے

مبارک لطف اللہ صاحب باجوہ
کمرہ نمبر ۵ III year
(ہوسٹل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعود)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

ادارۂ تحریر

مدیر:- رفیق احمد ثاقب ——— نائب:- لطف الرحمٰن محمود

شمارہ ۶	اپریل سنہ ۱۹۶۴ء	شہادت ۱۳۴۳ھش	جلد ۱۰

ترتیب

(سید عبدالباسط پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ سے شائع کیا)

اداریہ

دینی معلومات

گزشتہ ماہ سے امتحانوں کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ سیکنڈری سکول امتحان جو انٹرنس اور میٹرک کا قائم مقام ہے چند دن ہوئے ختم ہو چکا ہے۔ اسی طرح ایک دو ہفتے تک انٹر اور پھر بعد میں یونیورسٹی کے مختلف درجوں کے امتحانات ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام نوجوان بھائیوں کی کوششوں میں خارق عادت برکت ڈالے اور انہیں اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ نہ صرف اس امتحان میں بلکہ عقبیٰ کے امتحان میں بھی سرخرو کرے۔ کیونکہ درحقیقت وہی اصل امتحان ہے۔ آمین!

آج جو گزارشات ہم پیش کرنا چاہتے ہیں ان کے مخاطب سارے نوجوان بھائی ہیں خصوصاً سیکنڈری سکول کے امتحان سے فارغ ہونے والے احمدی نوجوان ——

فارغ وقت کو بسر کرنے کا سوال اس وقت اُن کے سامنے ہوگا۔ پاکستانی طلبہ امریکہ اور بلادِ یورپ کے طلبہ سے اس معاملہ میں کافی مختلف واقع ہوئے ہیں۔ وہاں تو امیر و غریب طالب علم فارغ اوقات کے کچھ حصے میں کوئی کام کر کے اپنے اخراجات کے لئے زائد آمدنی پیدا کرتے ہیں حتّٰی کہ اس غرض کے لئے اگر لکھائی پڑھائی کا کوئی دفتری کام نہ ملے تو کسی کارخانے یا تجارتی ادارے، ہوٹل یا ریستوران میں کوئی اور کام سنبھال لیتے ہیں۔ اس کے برعکس پاکستانی طلبہ "کوہِ وقار" اور "مجسّم تمکنت" بنے رہتے ہیں۔ ہاتھ سے کام کرنا یا فارغ وقت کے کچھ حصّے کو کسی جزوی کام میں بسر کر کے زائد آمدنی پیدا کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے غیور و جسور نوجوانوں کو اِس "جھوٹی عزت" کے طلسم کو پاش پاش کر کے وطنِ عزیز کے دوسرے طلبہ کے لئے نیک مثال پیش کرنی چاہیئے۔

یہ گزارش بر سبیلِ تذکرہ بیچ میں آگئی ہے، اس سلسلے میں تفصیل کے ساتھ ہم کبھی پھر کچھ عرض کریں گے۔ امروزہ صحبت کا اصل مقصد یہ ہے کہ اپنے نوجوان بھائیوں کو اِن فارغ اوقات میں خصوصیت سے دینی معلومات کی تحصیل کی طرف توجہ دلائی جائے۔ آپ سب جانتے ہیں ہم ایک مذہبی اور تبلیغی جماعت ہیں۔ ہمارا اسلحہ ہمارا بے داغ کردار یعنی ہماری دیانت، امانت، خلوص اور صدق و صفا ہے۔ ہمارا اسلحہ اسلام، کلام اللہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے مثال عشق و محبت کا وہ شعلہ ہے جس کی حرارت ہمارے قول و فعل سے نمودار ہو ——

ہمارا اسلحہ وہ دلائل و براہین ہیں جو حقیقی اسلام کی صداقت و تائید کے لئے ہمیں امام الزمان علیہ السلام نے

سکھائے ہیں ـــــ ہمارا اسلحہ ہماری عاجزانہ دعائیں ہیں جو عرش کے پائے کو جنبش میں لاتی ہیں ـــــ ہمیں جائزہ لینا چاہیئے کہ اس اسلامی جمعیت کے سپاہی ہونے کی حیثیت سے اس اسلحہ سے کس حد تک لیس ہیں؟

غالباً یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ فوج بے ترتیب بھیڑ اور انبوہِ کثیر کا نام نہیں بلکہ منظم، وفادار، تربیت یافتہ، اسلحہ اور آلاتِ جنگ سے پوری طرح لیس اور اُن کے استعمال سے مکمل طور پر واقف، دلیر جوانوں کی تنظیم کا نام ہے ـــــ کوئی قوم غیر تربیت یافتہ بھیڑ سے مطمئن نہیں ہو سکتی۔ اِسی طرح سے تبلیغی اور دینی جماعتیں فقط نوجوانوں کی بھیڑ اور انبوہِ کثیر کو دیکھ کر تسلی کا مقام نہیں پا سکتیں ـــــ بلکہ وہ ہر ایک نوجوان کو روحانیت، اخلاص، قربانی اور علم و عمل کے بلند معیار پر پورا اُترتے ہوئے دیکھنا پسند کرتی ہیں ـــ اگر یہ معیار قوم کے پیشِ نظر نہ ہو تو پھر ترقی کی رفتار متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی !!

اِس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم اپنے نوجوان بھائیوں سے عرض کریں گے کہ وہ اِن فارغ ایام میں خصوصیت سے دینی معلومات حاصل کریں۔ قرآن مجید، احادیث شریف، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق اور معارف، اسی طرح دیگر بزرگانِ سلسلہ کی تصانیف اور مطبوعہ تقاریر، تاریخِ اسلام، تاریخِ احمدیت وغیرہ کا گہری نظر سے مطالعہ کریں۔ مسیحیت، اشتراکیت اور لادینیت کے اثرات معاشرہ میں سرایت کر رہے ہیں۔ ملک کے غریب اور سادہ لوح عوام کو ان فتنوں سے خبردار کرنا ہمارا فرض ہے، ہمیں ہر جگہ اسلام کی صداقت اور فضیلت ثابت کرنے اور منفی تحریکوں کے ابطال کیلئے اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیئے۔ اپنے طور پر ہر نوجوان بھائی کا فرض ہے کہ وہ اِس قسم کی معلومات حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، مرکز میں ایسے طلبہ کے لئے "تربیتی کلاس" منعقد کرتی ہے۔ دوسرے مقامات پر بھی ایسے **تربیتی اجتماعات** کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں تھوڑے وقت کے اندر تمام ضروری معلومات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ نوجوان بھائی خصوصاً اِمتحان سے فارغ ہونے والے خدام اِن مواقع سے اور خصوصاً مرکزی تربیتی کلاس سے کماحقہٗ فائدہ اُٹھائیں اور اس اسلحہ سے لیس ہوں جو اسلام کو آج اکنافِ عالم پر غالب کرنے کے لئے ضروری ہے !!

معارف القرآن

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا ج ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۙ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ۝

(الفرقان : ۴۷)

ترجمہ :- کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیرے رب نے کس طرح سایہ کو لمبا کیا ہے - اور اگر وہ چاہتا تو اسے ایک جگہ ٹھہرا ہوا بنا دیتا - پھر ہم نے سورج کو اس پر ایک گواہ بنا دیا - پھر ہم اسکو آہستہ آہستہ اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیتے ہیں -

تشریح :- یہ آیات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہیں - ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ آپ کی بعثت کے زمانہ سے لیکر آج تک کسی نہ کسی شکل میں برابر ممتد ہوتا چلا جا رہا ہے - آپ کے سایہ میں اوّل اوّل خدیجہؓ، ابوبکرؓ، علیؓ اور پھر دیگر صحابہؓ کے سائے آ شامل ہوئے رفتہ رفتہ تمام عرب اس سایہ تلے آ گیا - پھر آپؐ کی طبعی وفات کے بعد بھی آپؐ کا سایہ وسیع ہوتا چلا گیا اور تقریباً ایک تہائی دنیا پر محیط ہو گیا - اور اب اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پاک بندہ مسیح موعودؑ کو ظلی نبوت کے مقام پر فائز کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو مزید لمبا کرنے کا سامان فرما دیا ہے - چنانچہ اب جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں انشاء اللہ العزیز اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا کام سرانجام پائے گا - الغرض قیامت تک اللہ تعالیٰ حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ کو لمبا کرتا چلا جائے گا -

اللہ تعالیٰ یہاں یہ بھی فرماتا ہے کہ اگر اس کی تائید و نصرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاملِ حال نہ ہوتی اور وہ خدا تعالیٰ کے سچے رسول نہ ہوتے تو چاہیئے تھا کہ وہ آپؐ کے سایہ کو بڑھانے اور ترقی دینے کی بجائے اس کو اور چھوٹا کر دیتا - پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ترقی تو گویا سورج کی طرح عیاں ہے الٰہی سامانوں اور نصرتوں کی وجہ سے ہے نہ کہ انسانی سامانوں اور مادی ذرائع کی وجہ سے - اور یہ ثبوت ہے آپؐ کی سچائی اور منجانب اللہ ہونے کا - اس کے بعد فرماتا ہے کہ ہم اس سایہ کو کھینچ لیں گے اور (تین سو سال بعد) اسلام پر رات آنے لگیگی - اس سے اگلی آیات میں رات اور دن کا ذکر کرتے ہوئے اس طرف اشارہ ہے کہ اسلام پر آنے والی رات جلد ختم ہوگی اور پھر گویا دن کا ظہور ہو جائے گا ـــــ ان آیات میں فرزندانِ احمدیت کیلئے بڑے غور کا مقام ہے کیونکہ اس دور میں اشاعتِ اسلام کا اہم فریضہ ہمارے ہی سپرد ہوا ہے - لہذا ہمیں خصوصیت سے اپنے فرائض کو پہچاننا چاہیئے تا الٰہی نصرتوں کا زیادہ سے زیادہ ظہور ہوتا رہے اور "شمس" والی دلیل ہمیشہ قائم رہے ؞

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرشتوں کی دعاء

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر روز صبح کو دو فرشتے اُترتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے سخی کو جلدی بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ یا اللہ بخیل کو جلدی نقصان پہنچا۔ (بخاری و مسلم)

بہتر صدقہ

حضرت ابوہریرہؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُوپر والا (دینے والا) ہاتھ نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے نیز فرمایا تو پہلے اُن کو دے جو تیرے عیال اور اقارب میں سے ہوں۔ اور بہتر صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد انسان کے پاس مال بچ رہے۔ اور جو شخص عفّت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے عفیف بنا دیتا ہے۔ اور جو غنی ہونا چاہے اللہ اسے غنی بنا دیگا۔ (بخاری)

مہاجر کی تعریف

حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان امن میں رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو اُن چیزوں کو ترک کر دے جن سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

گرم راکھ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں میں اُن سے ملاپ کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں اُن سے نیکی کرتا ہوں وہ مجھ سے بُرائی کرتے ہیں میں اُن سے درگزر کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اگر درحقیقت ایسا ہی معاملہ ہے تو گویا تو اُن کے مُنہ پر گرم راکھ ڈالتا ہے اور جب تک تیرا رویّہ یہی رہا خدا تعالیٰ کی طرف سے تیرے ساتھ ایک مددگار (فرشتہ) رہے گا۔ (مسلم)

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

اِس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں

"اِس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں۔ جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اُس کو موت درپیش ہے اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی (یعنی روحانی رنگ میں اس کا نام و نشان تک مٹ جائے گا) مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہ جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک مطیع بندہ بن جاتا ہے۔ ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور مَیں اُس میں ہوں۔"

(فتح اسلام ص۳۴)

ارشاداتِ عالیہ

(پیش کردہ:- محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ)

ایک احمدی دوست نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بارہ سال کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ ہم دونوں میاں بیوی نے عہد کیا ہوا تھا کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو اُس کی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کریں گے۔ اب بچے کی عمر گیارہ ماہ کی ہو گئی ہے ہم اپنے بچے کو اپنے عہد کے مطابق وقف کرتے ہیں حضور قبول فرمائیں۔ حضور نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ بچے کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ بڑا ہو کر خود اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرے۔"

ایک احمدی عورت نے اپنے بچے کے متعلق حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھا کہ وہ جب سے یورپ سے آیا ہے بیمار ہے۔ گلا خراب ہے، تھوڑی سی ہوا لگنے پر چھینکیں آنی شروع ہو جاتی ہیں اور زکام ہو جاتا ہے۔ تبرک کے طور پر حضور کوئی نسخہ اس کے لئے تجویز فرمائیں۔ حضور نے فرمایا:-

"بنفشہ کو چائے کی طرح دم کر کے دن میں ایک دو بار دیدیا کریں۔"

ایک دوست نے لکھا کہ انہوں نے ایف۔ آر۔ سی۔ ایس لنڈن کا امتحان دیا تھا لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ اب دوبارہ امتحان دینے سے پہلے حضور سے مشورہ کے لئے عرض ہے۔ حضور نے فرمایا:-

"اگر محنت کر سکتے ہیں تو بے شک دیدیں۔"

ایک احمدی دوست نے لکھا کہ فوج سے ریٹائر ہو کر آیا ہوں۔ اب کوئی ذریعہ معاش نہیں۔ خواب میں دیکھا کہ حضور نے ایک خط میری طرف تحریر فرمایا ہے کہ "لالیاں میں دکان کھول لو" لہٰذا اب حضور ہی مشورہ عطا فرماویں کہ کیا کروں۔ حضور نے فرمایا:-

"اگر ہومیوپیتھک سے واقفیت ہے تو (لالیاں میں ہی) دکان کھول لیں۔ شروع میں کام تھوڑا نظر آتا ہے لیکن اگر صبر اور استقلال سے آدمی کام کرے تو اللہ تعالیٰ برکت دیتا ہے۔ البتہ اس طریقہ علاج میں

محنت زیادہ کرنی ہوگی۔"

سیلون سے ایک شخص نے لکھا کہ لڑکا بیمار ہے۔ کہا جاتا ہے کہ بدروح نے اس پر اثر ڈالا ہوا ہے اس لئے جب تک بدروح کی عبادت نہ کی جائیگی یہ بیماری دُور نہ ہوگی۔ کیا یہ اسلام میں جائز ہے؟ حضور نے فرمایا:۔

"یہ مشرکانہ باتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے وہ فضل کرنے والا ہے۔"

انڈونیشیا سے ایک دوست نے خط لکھا کہ میری بیوی مجھ سے اپنی بہن کے پاس رہنے کی وجہ سے ناراض ہے اور اپنے والدین کے پاس چلی گئی ہے۔ مَیں بیوی کو اپنے گھر لانے کے لئے سوچتا ہوں تاکہ بچوں کی تربیت ٹھیک رہے کیونکہ ماں کے بغیر بچوں کی تربیت اچھی طرح نہیں ہوتی نظر آتی مگر میرے والدین اس سے روکتے ہیں۔ حضور مشورہ عطا فرماویں کیا کروں۔ حضور نے فرمایا:۔

"صلح کرنی چاہیئے۔ بے شک ماں باپ کی اطاعت کریں لیکن بیوی کے بغیر بچوں کی تربیت نہ ہوسکیگی۔"

ملتان سے ایک مخلص صحابیہ عورت نے اپنی خواب بحضور لکھی کہ اُس نے کچھ عرصہ ہوا خواب دیکھی تھی کہ ملتان میں آہستہ آہستہ پانی ختم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ کنوئیں، نہریں، دریا سب خشک ہو گئے ہیں۔ ہر فرقہ کے لوگ پانی نکالنے کی کوشش میں ناکام ہو رہے ہیں۔ آخر وہ لوگ احمدیوں کے پاس آکر کہتے ہیں کہ آپ کے حضرت صاحب اگر پانی نکال دیں تو دیکھیں۔ اس پر حضور ملتان تشریف لاتے ہیں اور دریائے چناب کی طرف جا کر ریت میں ایک تیر گاڑ دیتے ہیں جس میں سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے اور کنوئیں، نہریں اور دریا سب بھر جاتے ہیں حتی کہ شہر کی گلیوں تک میں شفاف پانی بہنے لگ جاتا ہے۔ تعبیر کے لئے عرض ہے۔ حضور نے فرمایا:۔

"خواب بالکل صاف ہے۔ پانی سے مراد ایمان اور روحانیت ہے اب سچا ایمان صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مل سکتا ہے۔"

ایک نو احمدی دوست نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھا کہ بیعت کے بعد میری سخت مخالفت ہوتی ہے۔ الحمد للہ کہ میری بیوی نے بھی اب بیعت کر لی ہے لیکن سسرال والے ابھی تک شدید مخالفت کر رہے ہیں۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سالا اور چھوٹا بھائی رائفل لیکر مجھے مارنے کے لئے میرے پیچھے بھاگے ہیں۔ مَیں نے اُن کو کہا کہ مجھے صرف دو نفل پڑھ لینے دو۔ مَیں نے نوافل میں دعا کی کہ اے خدا ان کی رائفلیں نہ چلیں چنانچہ وہ واپس چلے گئے۔ میرے حالات یہ ہیں کہ مَیں بیعت کے

کے بعد ابھی تک اپنے سسرال نہیں گیا اور میری والدہ بھی مجھے وہاں نہیں جانے دیتیں لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو حق کی آواز سناؤں خواہ وہ ماریں یا چھوڑیں حضور اپنے قیمتی مشورہ سے نوازیں حضور نے فرمایا :-

"ضرور پیغام حق پہنچائیں لیکن نرمی
اور محبت کے ساتھ ۔"

ایک دوست نے حضور ایدہ اللہ لکھا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ قرآن کریم پڑھ رہے ہیں ۔ ایک جگہ لکھا دیکھا "کَاَنَّ اللّٰہ نزل من السماء" ۔ تعبیر کے لئے عرض ہے حضور نے فرمایا :-

"یہ الفاظ مصلح موعود کی پیشگوئی
میں بھی آتے ہیں اسی طرف اشارہ ہوگا"

ایک مخلص دوست نے جن پر فالج کا حملہ ہو چکا ہے لکھا کہ سردی کی وجہ سے اُن کے جسم میں اکڑاؤ زیادہ ہو جاتا ہے اور سردی کا احساس زیادہ ہوتا ہے حضور کوئی دواء بتلائیں ۔ حضور نے فرمایا :-

"مجھے دواء المسک ایک حکیم نے سردی
کے لئے دی تھی اس سے بہت فائدہ ہوا تھا ۔"

ایک نوجوان دوست نے لکھا کہ میری شادی اپنے رشتہ داروں میں ہوئی ہے، وہ رشتے میں میری بہن لگتی ہے ۔ لیکن تعلیمیافتہ ہونے کے باوجود شادی کے بعد طبیعت پر کچھ ایسا عجیب اثر ہوا ہے کہ بچپن میں اکٹھے رہنے کی وجہ سے جو باہم بہن بھائی کی محبت تھی اُس کا خیال غالب رہتا ہے اور باہم تعلقاتِ زوجیت قائم کرنے میں طبیعت رک جاتی ہے ۔ سارا خاندان پریشان ہے ۔ اس پریشانی میں خود میرے بھی آنسو نکل آتے ہیں ۔ حضور ہی رہنمائی فرمادیں یہ جذبہ کیسے ختم ہو ۔ میں خود سمجھتا ہوں کہ میری شادی جہاں تجویز ہوئی ہے مذہباً وہاں رشتہ جائز ہے لیکن طبیعت بے قابو ہے ۔ یہی بار بار خیال آتا ہے کہ لڑکی اپنے والدین کے ہاں چلی جائے ۔ حضور مشورہ عطا فرمادیں ۔ حضور نے فرمایا :-

"پہلے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل
کو بدل دے اگر پھر بھی رغبت پیدا نہ ہو
تو علیحدہ ہو جائیں ۔"

ایک مخلص دوست نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ اُن کی لڑکی جوان ہے ۔ اُن کا بھائی اپنے لڑکے کے لئے اس کا رشتہ مانگتا ہے لیکن لڑکے کی دینی حالت اچھی نہیں ۔ وہ نماز روزہ کا پابند نہیں اور احمدیت کی تعلیم سے بھی ناواقف ہے اسلئے اس کو رشتہ دینے میں میری طبیعت میں کچھ انقباض ہے ۔ لہذا مشورہ کے لئے عرض ہے کہ رشتہ اپنے بھائی کے ہاں ہی کروں یا برادری میں کسی اور جگہ رشتہ کروں ۔ حضور نے فرمایا :-

"اگر دینی حالت ٹھیک نہیں ہے تو
واقعی وہاں شادی نہیں کرنی چاہیئے ۔
لیکن اگر اصلاح ہو جائے تو رشتہ
کفو میں کرنا اچھا ہوتا ہے ۔"

جہاں پروراست قصّۂ اربابِ معرفت

المقالاتُ القدسیّہ

ذیل میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ کی ایمان افروز تصنیف "حیاتِ قدسی" (حصّہ دوم) سے بعض واقعات، مکاشفات اور تاثرات پیش کئے جا رہے ہیں —— خدا کرے کہ ہماری جماعت میں اس پائے کے بابرکت وجود ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں!! نوجوان بھائیوں سے درخواست ہے کہ "حیاتِ قدسی" کی تمام جلدوں کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔

(ادارہ)

بشارتِ الٰہی

سیّدنا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ ہمایوں میں ایک مرتبہ میں قادیان مقدس میں حاضر ہوا تو منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی سے ملاقات ہوئی۔ حضرت منشی صاحب رضی اللہ عنہ ان دنوں مہمان خانہ کی بجائے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیت الفکر میں سویا کرتے تھے۔ ایک رات عشاء کی نماز کے بعد مختلف مسائل کے متعلق گفتگو کرتے کرتے آپ نے مجھے کہا کہ میں آجکل بیت الفکر میں سویا کرتا ہوں وہاں ہی چل کر بیٹھیں۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ ہو لیا۔ ہم دونوں دیر تک بیت الفکر میں باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ جب دس گیارہ بجے کا وقت ہو گیا تو آپ نے مجھے کہا آپ آج یہاں میرے پاس ہی سو رہیں۔ میں نے بھی مناسب سمجھا۔ مگر آپ تو سو گئے اور میرے دل پر قیامت کا ہولناک تصور کچھ ایسے رنگ میں مستولی ہوا کہ میں تقریباً رات کے دو بجے جبکہ میری حالت قوتِ ضبط سے باہر ہونے لگی۔ آہستہ سے بیت الفکر سے نکلا اور قادیان سے مشرق کی طرف ایک بیری کے درخت کے پاس صبح کی اذان تک روتا رہا۔ نماز کے وقت مسجد مبارک میں آیا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد منشی صاحب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے آپ مجھے سویا ہوا چھوڑ کر خود مسجد میں تشریف لے آئے ہیں۔ مجھے بھی جگا لیتے تو میں بھی آپ کے ساتھ مسجد میں آجاتا۔ میں نے کہا آپ آرام سے سوئے ہوئے تھے، میں نے آپ کو جگانا مناسب نہیں سمجھا۔ اس کے بعد جب کچھ روز تک میں اسی طرح قیامت کے ہولناک تصور سے خوف زدہ رہا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک کی دوسری چھت پر بہشتی مقبرہ کی طرف منہ کئے ہوئے تشریف فرما ہیں اور حضور کے پاس ایک رجسٹر ہے جس میں جنتی لوگوں کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ میں حضور اقدس علیہ السلام کے

یہ دیکھ رہا ہوں کہ نہ معلوم اس رجسٹر میں میرا نام بھی موجود ہے یا نہیں۔ میرا یہ خیال کرنا ہی تھا کہ حضور اقدسؑ نے اس رجسٹر کے اوراق اُلٹنے شروع کئے یہاں تک کہ ایک صفحہ پر یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا:۔

"مولوی غلام رسول راجیکی"

اور اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

(حیاتِ قدسی صفحہ ۹)

قادیان میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

انہی دنوں جب کہ میں قادیان مقدس میں تھا ایک رات خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ قادیان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں نے اُسے کہا تو پھر ہمارے امام حضرت مسیح موعودؑ کہاں ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ وہ عرب کی طرف چلے گئے ہیں۔ میں نے پھر اس شخص سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریمؐ کہاں ہیں۔ تو وہ شخص جو در اصل فرشتہ تھا مجھے اپنے ساتھ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اوّلؓ کے مطب میں لے آیا جہاں میں نے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ اور آپؐ کی شکل حضرت خلیفہ اوّلؓ مولٰنا نور الدین صاحبؓ سے ملتی تھی۔ اس وقت حضور انورؐ کے پاس ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے جو اُس وقت حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے ہم شکل معلوم ہوتے تھے۔ خاکسار نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بجذبۂ اشتیاق "یا رسول اللہ یا رسول اللہ" کا نعرہ لگاتے ہوئے حضورؐ کے قریب بیٹھ گیا۔ حضورؐ کے ارشاد پر اُس صحابی نے ایک کاغذ پر کچھ لکھ کر مجھے دیا۔ جب میں نے وہ کاغذ لے کر پڑھا تو اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ لکھا ہوا تھا کہ "آپ درود پڑھا کریں" اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

کچھ عرصہ بعد میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی رؤیا میں یہ فرماتے سُنا کہ "درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے"۔ (صفحہ ۱۲)

ایک عجیب کشف

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جب کہ میں لاہور شہر میں بغرضِ تبلیغ قیام رکھتا تھا۔ اُن دنوں ایک دفعہ میں مسجد احمدیہ کے قریب کے کُوچہ میں سے جا رہا تھا کہ اچانک مجھ پر کشفی حالت طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میری گردن پر ایک تیز ہتھیار چلا کر میرا سر جسم سے جُدا کر دیا گیا ہے اور اس وقت میری روح کے اندر ایک اور روح داخل ہوئی ہے۔ جس کے داخل ہونے کے ساتھ ہی میرے اندر ایک عجیب جذبہ اور جوش پیدا ہوا ہے اور میری زبان الہامی طور پر یہ تین کلمات جاری ہوتے ہیں:۔

اوّل۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ

دوئم۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْمُحْسِنِيْنَ

سوئم۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَيْرُ الْمَحْبُوْبِيْنَ

اِن کلماتِ مقدسہ کے جاری ہونے کے بعد مجھے اِن کے متعلق یہ تفہیم ہوئی کہ جو شخص چاہے کہ اسے خدا تعالیٰ

کی محبت کا اعلیٰ مقام حاصل ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے اللہ تعالیٰ کے خَیْرُ الرَّاحِمِیْن اور خَیْرُ الْمُحْسِنِیْن کی صفات کے فیوض کو ہر وقت اپنے ذہن میں رکھے اور اپنے دل میں ان کا اثر محسوس کرنے کے لئے کوشش کرتا رہے اور دعاؤں سے بھی اس مقصد کے حصول کے لئے استمداد کرانے میں لگا رہے۔ (صفحہ ۲۹)

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْهُ

ہمارے خاندان کے اکثر افراد کو حقّہ نوشی کی عادت تھی۔ جب میں دس بارہ سال کا ہوا تو مجھے بھی نفرت کے باوجود اُن اقارب کی صحبت سے اِس بُری عادت کا شکار ہونا پڑا۔ ایک مرتبہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کرامات الصادقین کے مطالعہ میں مشغول تھا کہ مجھے حقّہ پینے کی اشتہاء محسوس ہوئی۔ مگر پھر اس خیال سے کہ حضور اقدس کے کلام اطہر کے مطالعہ کے مقابلہ میں حقّہ کی طرف توجہ کرنا فعلِ قبیح ہے میں حقّہ پینے سے رُک گیا۔ اس کے بعد میں نے خواب میں حضرت اقدس علیہ السلام کو دیکھا کہ حضور سے ایک شخص حقّہ نوشی کے متعلق فتویٰ دریافت کر رہا ہے اس وقت الہامی طور پر حضور علیہ السلام کے منشاء مبارک کے اظہار کے لئے میری زبان سے یہ فقرہ نکلا۔

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْهُ[1]

کہ حقّہ نوشی رجز ہے اسے ترک کر دو۔ چنانچہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مجھے اِس بُری عادت سے نجات بخش دی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(حیاتِ قدسی صفحہ ۳۸)

درسِ تقویٰ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعتِ راشدہ سے مشرف ہونے کے بعد کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ ایک دوست کسی کام کے لئے مجھے اپنے گاؤں لے گیا۔ اور جب شام ہوئی تو اس نے اصرار کیا کہ آج رات آپ ہمارے یہاں ہی ٹھہریں۔ چنانچہ اس خواہش پر رات میں وہیں رہ پڑا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اُس دوست کو کسی ضروری کام کے لئے رات اپنے گھر سے باہر جانا پڑا مگر جاتے ہوئے اُس نے گھر میں میری مہمان داری کے متعلق مناسب تلقین کر دی جب وہ گھر سے باہر چلا گیا تو اُس کی بیوی نے جو خوبصورت اور نوجوان عورت تھی مجھے آواز دی کہ میں آپ کے جسم کو دبانے کے لئے اندر آنا چاہتی ہوں۔ کیا اجازت ہے۔ میں نے کہا غیر محرم مرد کو ہاتھ لگانا سخت گناہ ہے اس لئے آپ اپنے کمرہ میں ہی رہیں اور میرے پاس آنے کی جرأت نہ کریں۔ اِس پر عورت نے پھر اپنی غلطی پر اصرار کیا اور میں نے پھر وہی جواب دیا۔ آخر جب میں نے یہ محسوس کیا کہ یہ عورت اپنے بد ارادہ سے باز نہیں آئے گی تو میں نے وضو کر کے پاس ہی مصلّے پڑا تھا اُس پر نماز پڑھنی شروع کر دی اور نماز کے رکوع و سجود کو اتنا لمبا کیا کہ مجھے اسی حالت میں صبح

[1] قرآن کریم میں وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ آیا ہے یعنی آخری ضمیر والی "ہ" نہیں ہے۔ (ناقل)

ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے صبح کی نماز ادا کی تو اس وقت مجھے اتنی نیند آئی کہ میں جائے نماز پر ہی سو گیا اور سوتے ہی خواب میں دیکھا کہ میرا منہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہے اور ایک فرشتہ نے مجھے بتایا کہ یہ تمام فضل تیرے اس مجاہدۂ نفس اور خشیۃ اللہ کی وجہ سے ہوا اور اس وجہ سے کہ آج رات تُو نے تقویٰ شعاری سے گزاری۔" (صفحہ ۳۸)

"صفائی ایمان کا حصّہ ہے"

صحت و صفائی کے بارہ میں چند ضروری ہدایات!

(پیش کردہ شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱۔ اپنے ظاہر و باطن کو پاکیزہ رکھیے۔ اللہ تعالیٰ نظافت کو پسند فرماتا ہے۔

۲۔ روزانہ باقاعدہ کم از کم ایک مرتبہ ضرور مسواک یا منجن استعمال فرمائیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشدت بار بار تاکید فرمائی ہے۔

۳۔ اگر ممکن ہو تو روزانہ غسل کی عادت اختیار کریں۔ کم از کم جمعہ کے روز تو ہر مسلمان پر غسل واجب ہے۔

۴۔ جگہ جگہ تھوکتے پھرنا ناپسندیدہ عادت ہے۔ اگر بامر مجبوری ایسا کرنا ہی پڑے تو بائیں طرف قدموں میں یا اپنے رومال میں تھوکیے۔

۵۔ سفر کے دوران میں گاڑیوں یا بسوں کے اندر نہ تھوکیے۔ اور اگر کھڑکی سے باہر تھوکیں تو یہ احتیاط کر لیں کہ تھوک پچھلی کھڑکیوں سے دوسرے مسافروں پر نہ پڑے۔ اس میں ذرا سی بے احتیاطی لوگوں کی بہت تکلیف کا موجب بن جاتی ہے۔

۶۔ آستینوں سے ناک صاف کرنا یا ناک میں انگلیاں ڈالنا وغیرہ سخت ناپسندیدہ امور ہیں۔ پبلک میں ایسے کریہہ مناظر پیش کرنے سے بچیں۔

۷۔ چھینک یا کھانسی کی صورت میں منہ کو رومال یا ہاتھ سے ڈھانپ لیں ورنہ بیماری پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

۸۔ ردّی اشیاء مثلاً پھلوں وغیرہ کے چھلکے راستوں میں جگہ جگہ نہ پھینکیے۔ اگر ایسی اشیاء پھینکنے کے لئے کوئی باقاعدہ جگہیں مقرر نہ ہوں تو سڑک سے باہر کنارے پر ایک طرف پھینکیے۔

۹۔ راستوں سے تکلیف دہ چیزیں مثلاً کانٹے، کیل، پھلوں کے چھلکے وغیرہ دُور کیجئے۔ یہ نیکی بھی ایمان کا جزو ہے اور راستوں کا حق بھی۔

۱۰۔ اگر کسی غلاظت کو ہاتھ سے دُور کرنا پڑے تو بایاں ہاتھ استعمال کریں۔

۱۱۔ اشیاء خورد و نوش کو ہمیشہ ڈھانک کر رکھیں۔

۱۲۔ حتی المقدور اجتماعات میں شرکت کرتے وقت خوشبو کا استعمال کریں اور ناپسندیدہ بُو والی اشیاء مثلاً پیاز، لہسن، مُولی وغیرہ کھا کر مجالس کی فضاء کو مکدّر نہ کریں۔

۱۳۔ کھانا ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں اور اللہ کا نام لیکر۔ اور کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھونے اور کلّی کرنے کی عادت ڈالیں۔

سلسلہ تعلیمی اسباق ۲

(شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تدوین حدیث

حدیث کے لفظی معنے بات کے ہیں مگر اصطلاح میں حدیث سے مراد "وہ لفظی روایات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کے متعلق صحابہؓ سے تابعین تک اور تابعین سے تبع تابعین تک اور تبع تابعین سے ان کی بعد کی نسل تک پہنچیں۔ اور پھر ائمہ حدیث کی تحقیق و تدقیق کے بعد کتابی صورت میں جمع ہو گئیں"۔

احادیث کے جمع کرنے کا کام خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اکثر صحابہؓ حضورؐ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے کلمات لکھتے تھے اور صرف لکھنے پر ہی اکتفاء نہ کرتے تھے بلکہ اپنی عملی زندگی میں ان سے رہنمائی حاصل کرتے۔

امام بخاریؒ نے کتاب العلم میں یہ حدیث بیان فرمائی ہے "حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں عبد القیس کی قوم کا وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار کا ایک قبیلہ ہے یعنی ہمارا راستہ اُن کے درمیان میں سے ہے اس وجہ سے ہم آپ کی خدمت میں مقدس مہینوں کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے اس لئے آپ ہمیں ایک امرِ فیصل کا حکم دیں تا ہم اپنے پچھلوں کو بھی وہ بتائیں اور اس پر عمل کر کے ہم بھی جنت میں داخل ہوں"۔ چنانچہ حضورؐ نے اُن کے لئے نماز، روزے اور زکوٰۃ کے احکام بیان فرمانے کے بعد فرمایا:۔

اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْهُنَّ
مَنْ وَّرَآءَكُمْ۔

یعنی خود ان باتوں کو اچھی طرح یاد رکھو اور جو لوگ تمہارے پیچھے رہ گئے ہیں انہیں بھی یہ باتیں پہنچا دو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ جب کچھ بیان فرماتے تو ایک حکم کو تین مرتبہ دوہراتے تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ جائیں اور بات اُن کے ذہن نشین ہو جائے۔

پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لئے دعا فرمائی ہے جو حدیث کو سُنیں اور اچھی طرح یاد کر لیں اور پھر بعینہٖ دوسروں کو پہنچا دیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں:۔

"نضّر اللّٰہ عبداً سمع مقالتی
فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا واَدّاهَا
كَمَا سمع۔" (مشکوٰۃ)

یعنی اللہ تعالیٰ اُس بندے کو سرسبز کرے (خوش رکھے) جس نے میری باتوں کو سُنا اور یاد کر کے محفوظ رکھا۔ اور جس طرح سُنا تھا اُسی طرح دوسروں

کے سامنے ادا کر دیا۔"

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان ترغیبات اور تاکیدی احکام کے بعد احادیث کی اشاعت اور حفاظت میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی حفاظت اور ان کی نشر و اشاعت میں سہولت کی خاطر احادیث کے لکھنے کا بھی حکم فرمایا۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم کو مقید کر لو۔ حضرت عبد اللہؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ مقید کرنے کا کیا مطلب؟ ارشاد ہوا کہ "لکھنا"۔ (مجمع الزوائد صفحہ ۱۵۲)

اسی طرح حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے احادیث کے بھول جانے کی شکایت کی تو حضورؐ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے مدد لو یعنی لکھ لیا کرو۔ (مجمع الزوائد صفحہ ۱۵۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے کام لینے یعنی لکھنے کا حکم دیا۔ (کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۲۶)

ان ترغیبات و تاکیدات کی موجودگی میں شمع نبوت کے پروانوں نے احادیث نبویہ کی اشاعت و حفاظت کے لئے ہر وہ ممکن طریقہ اختیار کیا جو ایک انسانی طاقت کر سکتی تھی اور جس سے زیادہ کرنا کم از کم اُس دور میں ناممکن تھا۔

صحابہ کرامؓ اگر حدیث کی حفاظت کا مدار اپنی قوتِ حافظہ پر رکھتے تو یہ بھی بہت کافی تھا کیونکہ عرب کا حافظہ ضرب المثل تھا۔ جس کی مثال دنیا کی کوئی قوم آج تک پیش نہیں کر سکتی۔ لیکن اس کے باوجود صحابہؓ نے احادیث کو نہ صرف خود قلمبند کیا بلکہ کتابتِ احادیث کے لئے وصیتیں کیں۔

حضرت انسؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے اپنے بچوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

یا بُنَیَّ قَیِّدُوا ھٰذا العلم۔

(سنن دارمی صفحہ ۶۸)

یعنی اے میرے بچو اس علم کو لکھ لو۔

بہرحال اِن احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث کا بہت بڑا حصہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مرتب ہو چکا تھا۔

انسانِ کامل کی شان

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل و یاقوت اور زمرد و الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی و سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

مکرم لئیق احمد صاحب طاہر ربوہ

قرآن کریم اور زمانۂ حال کی علمی ترقیات

سترھویں صدی کے بعد دنیا میں حیرت انگیز ایجادات ہونے لگیں۔ یورپ نے سائنس میں حیرت انگیز ترقی کی۔ مگر افسوس! ترقی اور عروج کے اِس نئے دَور میں مسلمان گمنام کے گمنام رہے۔ نہ انہوں نے سیاسی ترقی کی اور نہ ہی روحانیت میں نام پیدا کیا۔ ان کا بڑے سے بڑا نعرہ "پدرم سلطان بود" ہی رہ گیا۔ آج اگر ہم اپنے اسلاف پر فخر کرتے ہیں تو بجا کرتے ہیں۔ ہمارے اسلاف وہ ہیں جنہوں نے انسانیت کو تہذیب سے روشناس کرایا اور جو تمام علوم کے ذخائر تھے۔ یورپ نے ان علوم کو اپنا لیا مگر مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ یہاں چند ایک حوالہ جات تحریر کرتا ہوں جن سے معلوم ہوگا کہ یورپ نے ابتداء میں مسلمانوں سے ہی تمام علوم سیکھے ہیں۔

۱۔ علامہ لیبان "تمدنِ عرب" میں لکھتے ہیں:۔

"یورپ کی یونیورسٹیاں چھ سو برس تک عربی کتابوں کے تراجم پر زندہ رہیں۔ وہ عرب ہی تھے جنہوں نے یورپ کو اخلاق، علم اور تہذیب کی راہیں دکھائیں۔ عرب تہذیب بلاشبہ تاریخ کا محیر العقول معجزہ ہے۔"

۲۔ ہنری دی شامیوں۔ فرانس کا مشہور عالم لکھتا ہے:۔

"فرانس میں عربوں کی شکست کی بدولت ہماری تہذیب پورے آٹھ سو سال پیچھے رہ گئی ہے اور اِس وقت بھی ہمارے پاس جو کچھ متاع ہے ہماری تہذیب، ہمارے علوم، ہماری صنعتیں اِن سب میں ہم براہِ راست عربوں ہی کے احسانمند ہیں۔"

۳۔ ایچ۔ جی۔ ولز کی شہادت:۔

"اسلامی تمدن مغربی تمدن کا پیشرو ہے۔ بصرے، کوفے، بغداد، قاہرہ اور قرطبہ کی یونیورسٹیاں علم و حکمت کی مرکز تھیں اور تمام جہان میں نور پھیلا رہی تھیں۔"

۴۔ نولڈکے جس نے سورۃ فاتحہ پر تحقیقی مقالہ لکھا ہے لکھتا ہے:۔

"آج مسلمان ہر علم و فن کے ماہر اور ہر ایجاد کے موجد ہوتے بشرطیکہ وہ صرف سورۃ فاتحہ پر ہی صحیح طریق پر غور و فکر کرتے۔ ایسی دعا کسی روحانی

کتاب میں موجود نہیں۔"

موجودہ زمانہ میں جو ترقیات ہو رہی ہیں قرآن مجید میں اشارۃً یا وضاحتاً آیاتِ متعلقہ موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"الغرض قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہر ایک قسم کے معارف اور اسرار موجود ہیں لیکن ان کے حاصل کرنے کیلئے میں پھر کہتا ہوں کہ اسی قوتِ قدسیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (پ ۲۷) ..... پھر وہ ایسے دلائل کا دعویٰ کرکے لکھے جو قرآن مجید میں نہیں پائے جاتے۔ یا ان صداقتوں اور پاک تعلیموں پر دلائل لکھے جن کی نسبت اس کا خیال ہو کہ قرآن کریم میں نہیں ہیں تو ہم ایسے شخص کو صحیح طور پر دکھلا دیں گے کہ قرآن شریف کا دعویٰ فِیْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ کیا سچا اور صادق ہے......"

(ملفوظات جلد ۱ (اردو روحانی خزائن جلد ۲) ص ۴۳)

خدا تعالیٰ نے اپنے خزائن قرآن مجید میں جمع کر دیئے ہیں اسلئے اب ہم احمدی نوجوانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ علم و حکمت کے اس بحرِ زخار میں غوطہ زن ہوں اور اس کی گہرائیوں سے انمول لعل اور بے بہا موتی چن لائیں۔ اور تمام دنیا کو اس سے متمتع کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی ہدایت کا موجب ہوں۔

اب میں زمانہ حال کے بعض علمی انکشافات کو مختصر طور پر بیان کرتا ہوں جن کے بارہ میں قرآن کریم سے بھی بعض حقائق کا پتہ چلتا ہے۔

ہماری کائنات

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

قُلِ انْظُرُوْا مَاذَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا تُغْنِي الْاٰيٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ

(سورۃ یونس آیت ۱۰۲)

"یعنی اے اہلِ ارض کائناتِ عالم کی طرف نظر دوڑاؤ اور غور و فکر کی عادت پیدا کرو۔ تم اب تک خدا کے برگزیدہ رسول کی اتباع سے محروم رہے ہو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ تقلید کا پٹکا تمہاری گردن میں بندھا ہوا ہے اور تدبر سے کنارہ کش ہو۔ ہمارے اس محبوب کی صداقت کی دلیل اور ہماری خدائی کا یقینی ثبوت آسمانوں اور زمین میں ہو رہا ہے۔ مگر افسوس تم لوگوں کو ان نشانات نے اور متنبہ کرنے والی آیات نے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔"

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں اشارۃً علم کائنات کا ذکر کیا ہے اور پھر "اُنْظُرُوْا" کے لفظ سے یہ شوق دلایا ہے کہ اس علم کی تحصیل کی طرف توجہ کرو۔

زمانۂ حال میں اس علم کے متعلق جو تحقیقات منصۂ شہود پر آئی ہیں حسب ذیل ہیں:۔

سورج کا زمین سے فاصلہ ۹۲٫۵۰ ملین میل اور زمین کا چاند سے فاصلہ ۲۴۰۰۰۰ میل ہے۔ اگر سورج کا فاصلہ اس فاصلہ سے کم ہوتا تو نوعِ انسان اس کی حرارت کی تاب نہ لا کر دم توڑ دیتی اور اگر سورج بہت دور ہوتا تو ہر ایک چیز برف کی چٹانوں تلے دبی ہوتی۔ موجودہ تحقیق کے مطابق زمین اپنے محور کے گرد ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتی ہے۔ گویا چوبیس گھنٹوں میں "۲۴۰۰۰" میل کا فاصلہ طے کرتی ہے، سورج کے گرد ہر چار سیکنڈ میں "۱۹" میل کا فاصلہ طے کرتی ہے۔ اگر گھومنے کی رفتار کم ہوتی تو دن اور رات لمبے ہو جاتے اور موسموں میں بہت تغیر واقع ہو جاتا جس کی وجہ سے ہمیں بہت سی تکالیف برداشت کرنا پڑتیں۔ زمین کی چوڑائی اور موٹائی اگر اس سے زیادہ ہوتی تو آکسیجن کم ہو جاتی۔ اسی طرح ہوا بھی کم ہو جاتی۔

سمندروں کا پانی نمکین ہونے کی بجائے اگر میٹھا ہوتا تو تمام فضا سڑاند سے متعفن ہو جاتی۔ یہ نمک کی ایک بہت بڑی خصوصیت ہے کہ پانی میں بدبو پیدا نہیں ہونے دیتا۔ لاکھوں برس سے یہی دستور چلا آ رہا ہے کہ بستی بستی اور قریہ قریہ سے پانی ہموار و ناہموار میدانوں میں بہتا ہوا بڑے نالوں میں سمو جاتا ہے اور پھر یہی نہروں سے ہوتا ہوا دریاؤں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ دریاؤں کا پانی موجیں مارتا ہوا مہیب سمندروں میں جا شامل ہوتا ہے مگر قدرتِ خداوندی ملاحظہ ہو کہ نہ تو اس پانی میں بدبو پیدا ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی کیفیت و ماہیت میں تغیر واقع ہوتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں یہ بھی تحقیق ہوئی ہے کہ اگر کرۂ ارض ۶۶½ کے درجہ پر واقع نہ ہوتا اور زمین اپنے محور پر ساکن رہتی تو نہ تو دن رات ہی بڑے چھوٹے ہوتے اور نہ ہی خزاں کا وجود ہوتا۔ موسم بہار تمام بہاروں سمیت تصور کی حدود سے بھی باہر ہوتا۔ اور نہ ہی خلیفۃ اللہ یعنی انسان دنیا کی نیرنگیوں سے واقف ہوتا۔ پھر نہ موسم گرما و سرما کا وجود ہوتا۔ تمام سال صرف ایک ہی موسم ہوتا اور بس۔!

زمین کے گول ہونے کا ثبوت

سولھویں صدی عیسوی میں مشہور عالم سائنسدان "گیلی لی گیلیلیو" نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے آبائی قدیم عقیدہ کے برخلاف زمین سورج کے گرد گھومتی ہے نہ کہ سورج زمین کے گرد۔ یہ آواز اس کی نوک زبان سے باہر نکلی ہی تھی کہ ایک طوفانِ بدتمیزی برپا ہو گیا۔ ہر طرف سے کفر۔۔۔۔ کفر۔۔۔۔ کے نعرے بلند ہونے لگے لیکن اس کی یہ تحقیق بین حقائق پر مبنی تھی۔ اگرچہ اس نے اس اعلان کے بعد تمام عمر مصائب و آلام میں ہی

گزاری مگر تھوڑے ہی عرصہ میں چاردانگ عالم سے
یہ صدائیں بلند ہوئیں کہ گیلیلیو کا نظریہ برحق ہے اور
قابلِ صد ستائش ہے۔

لیکن قرآن مجید نے جو کہ "فیہا کتب قیمۃ"
کا مصداق ہے۔ یعنی تمام قسم کی سچائیاں اس میں نہاں
ہیں۔ اس حقیقت کا اعلان نبی امی یتیم خاتم الانبیاء،
سرورِ کونین فخرِ دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کے دہنِ
مبارک سے تیرہ سو سال سے کر رکھا ہے۔ فرمایا:۔

یُقَلِّبُ اللّٰہُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی
الْاَلْبَابِ۔

"یعنی آفتاب عالمتاب اس زمین
کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ جب رات
ہو جاتی ہے تو اسے دن میں تبدیل
کر دیتا ہے۔ اس روشن بیان میں
اربابِ عقل و فہم اور ذی شعور اہلِ
علم کے لئے عبرت کا سامان ہے۔"

خدا تعالیٰ نے اس آیت میں ایک لطیف نکتہ بیان
فرمایا ہے کہ اگر زمین چپٹی ہوتی تو کہیں چھ ماہ کے بعد
سورج غروب ہوتا۔ یاد رکھو یہ زمین چپٹی نہیں بلکہ گول
ہے۔ ایسا اسلئے کہ انسانی فطرت تلوّن پسند ہے۔
لہذا بار بار دن رات کے طلوع ہونے سے اور موسموں
کے اختلاف کی وجہ سے انسان مطمئن رہتا ہے۔ دن
کے بعد رات آتی ہے تاکہ انسان آرام کر کے اپنی قوت
کو بحال کر سکے۔

عظمتِ کائنات

کبھی وہ وقت بھی تھا کہ انسان زمین و آسمان
کی ظاہری صورت کے علاوہ کچھ بھی نہ جانتا تھا۔ یہی
وجہ تھی کہ سقراط، ارسطو، نیوٹن اور گیلیلیو کے نظریات
پر تمسخر کیا گیا۔ کیا مذہب، ان ایجادات کا مخالف تھا؟
ہرگز نہیں! اگر مذہبی کتب میں ان کی تفصیل نہ تھی لیکن
ان کی مخالفت بھی نہ تھی مگر تقلید کے مقید عوام نے
بے گناہوں پر ظلم ڈھایا۔

کبھی انسانی ذہن میں یہ تصور تھا کہ ایک سورج
ہے، چاند ہے، لاکھوں ستارے ہیں، یہ کرۂ ارض
ہے اور بس! مگر آج یہ معلوم ہوا ہے کہ یہ تصور غلط ہے
ہمارے تصور کی بنیاد اس اعلان کے مطابق نہیں تھی اور
وہ اعلان یہ ہے:۔

"وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰھَا بِاَیْدٍ
وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ۝

اے بنی نوعِ انسان! ہم نے
آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے
اور ہم ہی اس کا وسیع سلسلہ بنانے
والے ہیں"

موجودہ تحقیقات کے مطابق بیسیوں چاند اور سورج
اور بھی ہیں جو اپنے اپنے دائرہ میں سرگرداں ہیں۔
لاکھوں ستارے اور سیارے حجم میں سورج سے بھی
کئی گنا بڑے ہیں۔ قطب ستارہ کو ہی لیجئے اسکی روشنی

ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہوئی سینکڑوں لاکھ سال بعد زمین تک پہنچ سکتی ہے۔

اس سے یہ ظاہر ہے کہ قطب ستارہ اربوں میل دُور ہے۔ یہ تمام تحقیق قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت کے عین مطابق ہے۔

انسان مٹی سے پیدا کیا گیا ہے

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ
تَنْتَشِرُوْنَ ۝ (الروم : ۲۱)

اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ
کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِنْ
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ
فَیَکُوْنُ ۝ (آلِ عمران : ۶۰)

پھر فرمایا :۔

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ

(الطارق : ۶)

آج تک عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی تھی کہ انسان مٹی سے بنایا گیا ہے۔ کہاں انسانی ہیئت دل، دماغ، خون، ہڈیاں، انتڑیاں، ناخن، بال، کھال، شریانیں اور وریدیں وغیرہ اور کہاں پاؤں تلے روندی جانے والی مٹی۔

زمانہ حال میں قرآن کریم کی اس غیر معمولی پیشگوئی کا حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے جس سے خدا کی ہستی، قرآن مجید کے الہامی کلام ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا واضح ثبوت ملتا ہے۔

علم جدید نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انسانی جسم مندرجہ ذیل عناصر کا مجموعہ ہے :۔

(۱) کاربن۔ (۲) آکسیجن۔ (۳) ہائیڈروجن۔ (۴) فاسفورس۔ (۵) کیلشیم۔ (۶) پوٹاشیم۔ (۷) سوڈیم۔ (۸) میگنیشیم۔ (۹) لوہا۔ (۱۰) زنک (۱۱) المونیم۔ (۱۲) تانبا وغیرہ۔ اور یہ سب عناصر مٹی میں موجود ہیں۔ اسلئے ثابت ہوا کہ انسان کا خمیر مٹی سے ہی اٹھایا گیا ہے۔

کائنات کی ہر چیز میں جوڑے ہیں

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ
کُلَّھَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ
وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا
یَعْلَمُوْنَ ۝

کہ اے لوگو! میں تمام نقائص سے پاک ہوں۔ کسی چیز کے متعلق عدم علم بھی ایک نقص ہے مگر میرا علم کامل ہے۔ آج جبکہ یہ دور علمی دور ہے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس کائنات کے ہر جزو میں نر و مادہ کی ترکیب پائی جاتی ہے۔ نباتات میں اور تمہاری نسلوں میں اور ان چیزوں میں اور ان چیزوں میں بھی جنہیں تم جانتے نہیں ہو۔ عرب کے امی اس حقیقت کو کہاں تسلیم کر سکتے تھے۔

نباتات میں جوڑا ہونا تو ایک ثابت شدہ حقیقت

ہے۔ چند سال قبل یہ خیال کیا جا رہا تھا کہ ایٹم اپنی ذات میں واحد ہے اور اس میں "جوڑا" ہونے کا تصور متحقق نہیں۔ مگر جولائی ۱۹۶۳ء میں برطانیہ کے ایک ڈاکٹر نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد یہ اعلان کیا ہے کہ ایٹم بھی ۲۵/۲۵ حصص میں منقسم ہو سکتا ہے۔ جن میں آگے کئی کئی جوڑے بن جاتے ہیں۔

اگر کوئی محقق غیر مسلم ہو تو وہ محض اس ایک آیت پر نظر دوڑا کر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا قائل ہو سکتا ہے۔ وہ نبی جو امی تھا اور اس کی قوم بھی۔ بے علمی کی وجہ سے "بدوی" اور "امیین" کے القابات سے موسوم تھی بھلا خود بخود ایسی پُر حکمت اور ٹھوس حقائق پر مبنی امور کیسے پیش کر سکتا ہے۔

کُرۂ ارضی میں پیداوار کی بے پناہ صلاحیت

زمانۂ حال میں دنیا کا دوسرا سب سے بڑا اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ اس دنیا میں انسان ضرورت سے زیادہ ہیں اور غذا ضرورت سے بہت کم ہے بیسیوں حکام "برتھ کنٹرول" کے متعلق غور کر رہے ہیں اور خود پاکستان میں یہی حکم نافذ کیا جا چکا ہے۔ کہا جاتا ہے تمام دنیا میں اندازاً دس ہزار لوگ روزانہ قحط کی وجہ سے جاں بحق ہو رہے ہیں۔ مگر قرآن کریم ان کا بطلان ثابت کر رہا ہے۔ ہمارا خدا رب العالمین ہے اور ساتھ ہی ہر کام اس کے منشاء و مراد کے مطابق عمل میں آتا ہے۔ فرماتا ہے:۔

اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُہٗ وَمَا نُنَزِّلُہٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر چیز کے خزانے ہمارے قبضۂ قدرت میں ہیں اور ہم ضرورتِ مخلوق کے مطابق ہی ان کو نازل کرتے رہتے ہیں۔ گویا اگر ہماری تعداد بڑھ رہی ہے تو وسائلِ رزق بھی وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جا رہے ہیں نہ کہ مخلوق تو بڑھ رہی ہے مگر رزق جتنا پہلے تھا اتنا ہی ہے۔

عبدالرزاق نوفل اپنی کتاب "اللّٰہ والعلم الحدیث" میں لکھتے ہیں:۔

"آج اشرف المخلوقات پر سستی اور کاہلی نے غلبہ پا لیا ہے۔ انسان اپنی طاقت اور وسائل سے بہت محدود فائدہ اٹھا رہا ہے۔ جس کی بدولت وہ بمشکل قوتِ لایموت ہی حاصل کر سکتا ہے نہ با فراغت رزق۔ جن قوموں میں یہ احساس زندہ ہے کہ ہم مخلوقات کا فخر ہیں وہاں بھی انسان (جس کے دو ہاتھ اور دو پاؤں، زبان، دماغ اور دل عام انسانوں کی مانند ہیں) صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ سینکڑوں انسانوں کے لئے ضروریاتِ زندگی مہیا کر رہے ہیں۔"

"یہ ایک حقیقت ہے کہ امریکہ ہر سال کئی لاکھ ٹن گندم محض اسلئے

سمندر کی نذر کر دیتا ہے کہ وہ اسے
اپنی ضرورت سے اور اپنے حلیفوں
کی ضروریات سے بہت زیادہ
محسوس کرتا ہے"۔

خدا تعالیٰ نے انسانوں کے لئے سمندر میں ایک وسیع مخزن رکھ چھوڑا ہے۔ ڈاکٹر ہڈسون "HADSOON" کہتا ہے:۔

"سمندروں میں ضروریاتِ انسانی
وافر مقدار میں موجود ہیں اور جتنا
رزق کرۂ ارض پر دکھائی دیتا ہے
اس سے لاکھوں کروڑوں گنا رزق
سمندروں کی تہہ میں موجود ہے۔
نیز چونکہ یہ رزق بہت کم مقدار
میں استعمال کیا جا رہا ہے اسلئے
نہایت سرعت سے بڑھ رہا ہے"۔

سمندر میں وہیل مچھلیاں، مگرمچھ، کیکڑے، چھوٹی مچھلیاں، گھوڑے، گائے وغیرہ موجود ہیں۔ ڈاکٹر موصوف نے چند پرندوں اور جانوروں کے نام لکھے ہیں جو سمندر میں موجود ہیں اور ابھی مخلوق نے ان سے استفادہ کرنا شروع نہیں کیا۔ مثلاً "الصحاب" ہے۔ یہ عظیم الجثہ پرندہ ہے۔ پروں کی لمبائی ۱۵ قدم ہے۔ کئی کئی گھنٹے اڑتا رہتا ہے اور فضا میں ہی سو لیتا ہے۔

نیز تحقیق نو سے یہ بھی وضاحت ہوئی ہے کہ بعض جانور اور مچھلیاں اتنی بڑی ہیں کہ وہ سطح سمندر پر کبھی آتی ہی نہیں۔ سمندر کی گہرائیوں میں رہتی ہیں۔ بڑا جسم ہونے کی وجہ سے جسم پر پانی کا دباؤ بھی مناسب چاہیئے۔ اگر یہ مچھلیاں سطحِ سمندر پر آجائیں تو پھٹ ہی جائیں۔ عین ممکن ہے مستقبل قریب میں انسان انہیں استعمال میں لانے کے قابل ہو جائے۔

یہ تمام تحقیق آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن کریم نے پیش کی تھی۔ چنانچہ فرمایا:

وھو الّذی سخّر البحر لتاکلوا
منه لحمًا طریًّا وتستخرجوا
منه حلیةً تلبسونها۔ و
تری الفلک مواخر فیه
ولتبتغوا من فضله ولعلّکم
تشکرون ۞ (نحل: ۱۴)

پس یہ علمی ترقی بھی قرآن مجید کے مطابق ہی ہے وھو المقصود۔ قرآن مجید اور موجودہ سائنسی علوم میں ٹکراؤ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا قول اور سائنس اس کا فعل ہے اور قول و فعل میں مغایرت ناممکن ہے۔

زمین کی گردش

ایک لمبے عرصہ تک دنیا یہ خیال کرتی رہی کہ ہماری زمین ساکن ہے متحرک نہیں۔ یہ علمی ترقی پورے طور پر زمانہ حال ہی میں ہوئی ہے۔ مکمل حسابات کی تکمیل دورِ حاضر میں ہوئی ہے اور ابھی ہو رہی ہے زمین اپنے محور میں سورج کے گرد ۱۸ میل

فی سیکنڈ کی رفتار سے ترقی کر رہی ہے اور اپنے مدار پر
۱۷ میل فی منٹ سے کچھ زائد کی رفتار سے حرکت کر رہی
ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے :۔

هُوَ الَّذِی جعل لکم الارض
ذلولاً فامشوا فی مناکبھا
وکُلُوا من رزقہٖ (ملک ع)

یعنی (۱) زمین ساکن نہیں بلکہ متحرک ہے۔

(۲) اطراف میں چل پھر کر دیکھ لو نقصان دہ نہیں۔
باوجود اس کے کہ ۱۸ میل فی سیکنڈ کی رفتار
سے پیہم سرگرداں ہے مگر انسانوں کو اس
کا معمولی احساس بھی نہیں ہوتا۔

(۳) وکلوا من رزقہٖ۔ اس حرکت کا فائدہ
یہ ہے کہ مختلف موسم پیدا ہوتے ہیں جن سے
پھل اور سبزیاں اور اناج موسم کے مطابق
کثرت سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اگر زمین ساکن
ہوتی تو ایک ہی موسم رہتا اور ہر چیز تباہ
ہو جاتی۔

اب دیکھئے یہ علمی ترقی بھی قرآن مجید کے عین مطابق
ہے۔

کشش ثقل

الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً
وامواتاً ط

سولہویں صدی میں نیوٹن نے ایک سیب درخت
سے گرتے ہوئے دیکھ کر یہ کلیہ قائم کیا کہ ہر جسم اور وزن
رکھنے والی چیز زمین کے مرکز کی طرف کشش کرتی ہے
پھر زمانہ حال میں اس کے متعلق مزید تحقیق ہوئی کہ وہ
مختلف وزن کی اشیاء اگر بلندی سے گرائی جائیں
تو ہلکی اور بھاری بیک وقت زمین پر گریں گی۔

کَفَتَ کفتاً کے معنے چمٹنے کے ہوتے ہیں
یہاں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ہم نے زمین میں ایسی
کشش ودیعت کر رکھی ہے کہ وہ ہر چیز کو کشش
کرتی ہے۔

چاند اور سورج

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

ھو الذی جعل الشمس ضیاءً
والقمر نوراً وقدرہٗ منازل
لتعلموا عدد السنین و
الحساب ۵ (یونس : ۶)

ضیاءً کے معنے اپنی ذات میں جلنے والی چیز
کے ہیں اور نور کے معنے دوسرے کے اثر کے ماتحت
روشن ہونے والی چیز۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے
اس علمی تحقیق کا ذکر فرمایا ہے کہ سورج میں بعض ایسے
مادے ہیں جن سے حرارت اور گرمی پیدا ہوتی ہے
اور روشنی پیدا ہو رہی ہے۔ مگر چاند کی یہ صورت
نہیں۔ چاند کی تمام روشنی سورج سے مستعار لی
ہوتی ہے۔ آج امریکہ اور روس خلائی سفروں میں
چاند کی طرف ہی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ چاند زمین
کی طرح ٹھنڈا مادہ ہے نہ کہ سورج کی طرح شدید گرم۔

سورج کا مستقر

ماہر فلکیات "ہرشل" نے ایک لمبے سلسلہ تجارب کے بعد یہ تحقیق پیش کی ہے کہ سورج کے گرد گھومنے والے سیاروں کے لحاظ سے تو سورج ساکن ہے لیکن سورج مع اپنے تمام اجرام کے ایک اور طرف دوڑ رہا ہے جو اس کا مستقر ہے۔ جس ستارے کی طرف یہ دوڑ رہا ہے اس کا نام "ویگا" ہے۔ زمانہ حال کے ہرشل سے ۱۳۸۲ سال قبل قرآن مجید نے اسی حقیقت کا انکشاف ان الفاظ میں کیا تھا۔ والشمس تجری لمستقرٍ لھا ذٰلک تقدیر العزیز العلیم

کیا کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ قرآن مجید کا یہ دعویٰ فیہ کُتُبٌ قیمۃ غلط ہے۔ ہرگز نہیں!

علم الارض

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ۔ (انبیاء: ۳۰)

یہ دو آیات خدا تعالیٰ کی ہستی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہیں۔ یہ تعلیم کہ زمین و آسمان پہلے ملے ہوئے تھے پھر توڑ کر علیحدہ علیحدہ کر دیئے گئے صرف اور صرف قرآن مجید کی ہی تعلیم ہے۔ ایسا نظریہ کسی الہامی کتاب میں موجود نہیں جو یہ شبہ ہو کہ ان کتب سے اسے اخذ کر لیا ہو گا۔

تمام مذاہب تخلیق کائنات کے متعلق عجیب و غریب نظریات رکھتے تھے۔ مگر زمانہ حال میں جیولوجی نے مختلف سائنسی علوم سے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم ہی اصلی، عقلی اور برحق تعلیم ہے۔ تمام نجوم، ستارے، سورج، چاند اور سیارے وغیرہ ایک واحد دخانی شکل میں موجود تھے۔ پھر گردش نے توڑ پھوڑ کر لاکھوں کروڑوں میلوں پر پھینک دیا۔ اس طرح کہیں زمین بنی، کہیں چاند اور ستارے بن گئے۔ ابتدا میں زمین آگ کی طرح گرم تھی تب خدا تعالیٰ نے مسلسل بارش سے اسے مناسب حالت میں تبدیل کر دیا جو جانداروں کیلئے موزوں تھی۔ گویا پہلے مردہ تھی۔ نباتات وغیرہ مفقود تھیں۔ مگر پھر پانی سے زندگی پیدا ہوئی۔

علم الفلک ــــ "شمسی اور قمری مہینے"

وَلَبِثُوْا فِیْ کَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝ (سورہ کہف: ۲۵)

یہ اہل کہف کا قصہ ہے جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر بیان فرمایا کہ اہل کہف تین سو اور نو سال زیادہ غار میں رہے۔ عیسائیوں نے اعتراض کیا کہ ۳۰۰ سال تو ہم سمجھ گئے ہیں مگر وازدادوا تسعًا سے کیا مراد ہے؟

زمانہ بڑی سرعت سے گزرتا گیا۔ دور حاضر میں بڑی محنت سے شمسی اور قمری مہینوں کا حساب مرتب کیا گیا۔ جب شمسی سالوں کے حساب سے ۱۰۰ سال گزر جائیں گے

تو قمری سال ۳۰۹ گزرے ہوں گے۔ گویا تین سو سالوں میں نو سال کا اضافہ ہوگا۔ اسی علم کو مدِّنظر رکھ کر خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ تین سو یا تین سو نو سال اصحاب کہف غاروں میں رہے۔ قرآن کریم کی اِس آیت کی صحیح تفسیر دورِ حاضر کی علمی ترقی کی بدولت ہی ہوئی ہے۔

شہد کی افادیت

دورِ حاضر میں شہد کے متعلق بہت تحقیق ہوئی ہے اور اس سے بیسیوں امراض کا علاج کیا جا رہا ہے۔ قرآن مجید میں شہد کی مکھی کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس

(سورۃ النحل : ۷۰)

یہ آیت قرآن مجید کے علمی معجزات میں سے ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔ جس کی صداقت زمانہ حال میں کھلی ہے۔ آجکل کے اخبارات اور رسائل میں تمام دنیا کیطرف سے یہ خبریں چھپ رہی ہیں کہ کس طرح یہ مادہ طبّ میں حیرت انگیز نتائج پیدا کر رہا ہے۔

کہا گیا ہے کہ گلوکوز (GLUCOSE) میں شہد سے نصف قوت ہے اور تمام اغذیہ میں گلوکوز کو سب سے زیادہ قوت کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ گویا شہد گلوکوز سے ڈبل قوت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر اسمٰعیل المرحوم قاہرہ نے لکھا ہے:۔

"شہد کی مکھی کا شہد اکثر امراض میں طبیبوں کا ہتھیار ہے اس کا استعمال منہ کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے اور جلدی وریدوں کے ذریعہ بھی۔ اور بہت ہی مقوی غذا ہے پیشاب کی بیماری میں، معدہ، انتڑیوں، جگر کی امراض میں استعمال ہوتا ہے۔ بخار میں اور آنکھوں کی تکلیف میں استعمال ہوتا ہے"

جولیا تشرسن نے کہا ہے:۔

"ہم نے سوؤروں پر بیسیوں تجارب کر کے یہ ٹھوس نتیجہ حاصل کیا ہے کہ شہد میں اور اس کی خوشبو میں حیرت انگیز قوت ہے۔ اس میں وجع المفاصل یعنی جوڑوں کی درد کو دھوئیں کی طرح اڑا دینے کی طاقت ہے"

مسز آونیز نے ۱۹۵۶ء میں لندن میں یہ اعلان کیا:۔

"جو مریض مایوس ہو چکے ہوں، ڈاکٹروں نے انہیں جواب دیدیا ہو میں ان کا علاج شہد اور اس کی موم سے کروں گی"

مسز آونیز کو اس فن میں بہت مہارت حاصل ہے۔ ۶ مارچ ۱۹۵۶ء کو دنیا کے بڑے بڑے جراحوں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں انہوں نے کہا کہ شدید زخموں اور چوٹوں کا علاج شہد سے کیا جائے گا اور اس میں انہیں کامیابی حاصل ہوئی۔

شراب کے اثرات

یاایها الذین امنوا انما الخمر

والمیسر والانصاب والازلام
رجس من عمل الشیطن
فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝
(سورۃ المائدہ: ۹۰)

یسئلونک عن الخمر والمیسر
قل فیھما اثم کبیر و
منافع للناس و اثمھما
اکبر من نفعھما۔
(سورۃ البقرۃ: ۲۱۹)

قرآن مجید ایسے وقت میں نازل ہوا جبکہ عرب میں شراب پانی کی طرح پی جاتی تھی۔ زمانہ بھی علمی نہ تھا۔ ارد گرد کے ممالک کے لوگ انہیں اُمی اور بدوی (جنگلی) کہا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے اس عادت کو ہمیشہ کیلئے چھڑا دیا۔ پھر قرآن مجید کی ان واضح آیات کی تحقیق ہونے لگی اور شراب کے مضرات کا علم حاصل ہوا۔

ڈاکٹر مصطفیٰ عبد العزیز قاہرہ نے کہا ہے:۔

"شراب کے ساتھ ایک وقتی احساس پیدا ہوتا ہے۔ اصل میں اس کا نقصان زیادہ اور فوائد بہت کم ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ شراب سردی سے بچاتی ہے یہ بھی غلط ہے۔"

مشہور عالم سکاٹ (SKOTE) نے منطقہ قطب جنوبی کا دورہ کیا۔ اس نے تحریر کیا ہے کہ:۔

"برف کی چٹانوں میں بسنے والے اور شدید سردی میں رہنے والے لوگ شراب کا استعمال کئے بغیر بقید حیات اور تندرست ہیں۔"

شراب کی تاثیر معلوم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تجارب ہوئے ہیں:۔

۱۔ بہت سے خرگوشوں کو شراب کا عادی بنا دیا گیا۔ چنانچہ دیکھا گیا کہ شراب پینے والے خرگوش بہت سی امراض میں مبتلا ہو گئے۔ ان کی عمریں شراب نہ پینے والے خرگوشوں سے بہت کم ہو گئیں۔

۲۔ شکاری کتے کو شراب سے مخمور کر دیا گیا۔ چند دن کے بعد کتے کی یہ حالت تھی کہ بلی اس کے آگے سے گزاری گئی مگر وہ سوائے اُسے گھورنے کے کچھ نہ کر سکا۔

۳۔ بلیوں کو شراب پلائی گئی اور وہ چوہوں کو نہ پکڑ سکیں۔

۴۔ چوتھا تجربہ یہ کیا گیا کہ ایک بڑے لڑاکا کتے کو شراب پلائی گئی۔ چند روز بعد اس کی لڑائی ایک چھوٹے کتے کے ساتھ کرائی گئی۔ بڑا کتا چند منٹ تک تو جما رہا مگر پھر مغلوب ہو گیا۔

زمانہ حال کے ڈاکٹروں اور علماء نے شراب کے متعلق مندرجہ ذیل تحقیق پیش کی ہے:۔

ڈاکٹر کبلاج اپنی کتاب "الاستعمال الطبی للخمر" میں لکھتے ہیں:۔

"اس بات میں ذرا بھی شک نہیں کہ

شراب ایک زہر ہے۔ شراب کے استعمال کی وجہ سے معدہ خوراک کو خون بنائے بغیر خارج کر دیتا ہے۔ یہ قول کہ شراب کا قلیل استعمال علاج ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ للمان اور بیوتن نے یہ تحقیق پیش کی ہے (یہ فرانس میں کیمیا کے علماء تھے) کہ شراب جسم سے خارج ہو جاتی ہے اور انسان کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیتی۔"

ڈاکٹر ملر نے کہا ہے :-

"اِنَّ الخمر لا تشفی شیئًا"

کہ شراب کا ذرا بھی فائدہ نہیں۔

ڈاکٹر ہیجبنو ٹوم (Heglmo Tom) جو کہ برطانیہ کے ہیڈ آف دی میڈیکل ڈیپارٹمنٹ ہیں کہا ہے :-

"میں نہیں جانتا کہ شراب نے کس مرض کو شفاء دی ہے"

اگرچہ ڈاکٹر موصوف کا یہ قول سو فیصدی درست نہیں کیونکہ قرآن مجید سے شراب کے بعض فوائد پر بھی روشنی پڑتی ہے جیسے نمونیہ وغیرہ میں، تاہم موجودہ زمانہ میں علمی ترقی نے شراب کے اثرات کا جن کا ذکر قرآن مجید میں تھا تفصیلی جائزہ لیا ہے۔

علم جغرافیہ اور قرآن کریم

قرآن مجید نے جن علوم میں ہماری راہبری کی ہے ان میں سے ایک علم جغرافیہ بھی ہے۔ خدا تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے :-

اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِلْمُتَوَسِّمِیْنَ ۝ وَ اِنَّهَا لَبِسَبِیْلٍ مُقِیْمٍ ۝ اِنَّ فِی ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (حجر ع۶)

فرمایا غور اور تدبر کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں ہیں اور یہ بھی یاد رکھو کہ لوط کی بستی ایسے راستے پر واقع ہے جہاں سے اہلِ عرب عموماً گزرتے رہتے ہیں۔ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ اگر عرب کے قافلے انطاکیہ کی طرف جائیں تو قوم لوط کے شہر اور گاؤں راستہ میں پڑتے ہیں اور پھر یہ راستہ ہمیشہ سے آباد چلا آیا ہے۔ گویا اس آیت کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے جغرافیہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا ہے کہ تمام شہروں اور وادیوں پر نشان لگاؤ اور پتہ لگاؤ کہ وہ کہاں کہاں واقع ہے

موجودہ زمانہ میں اس علم میں عظیم الشان ترقی ہوئی ہے۔ ہر براعظم، ملک، شہر اور قصبہ کا حدود اربعہ معلوم ہے۔ مکمل پیمائش کا حساب لگایا گیا ہے مختلف سمتیں مقرر ہیں جن سے بہت سہولت ہے۔ ہر ملک کی معیّنہ حدبندی ہے۔ جس میں تجاوز ممکن نہیں۔ وغیرہ

علم جہازرانی اور قرآن کریم

علم جہازرانی کے متعلق بھی قرآن مجید نے توجہ دلائی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ۔

شروع شروع میں لوگ سمندر کو دنیا کا آخری کنارہ سمجھتے تھے اور اس میں پاؤں دھرنے سے خوف کھاتے تھے۔ ہومر کی تصانیف سے واضح ہوتا ہے کہ ۱۲-۱۳ صدی (ق م) تک لوگ سمندر میں قدم رکھنے سے ڈرتے تھے۔ خیال ہے کہ پہلی کشتیاں جھیل میں ڈال کر چلائی گئی ہوں گی۔

ابتداء میں بھاری لکڑیوں اور گھاس کے گٹھوں پر عبور کرتے ہوں گے۔ یہ طریق دریائے نیل کے عبور کرنے میں آج بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد بڑے بڑے تنوں کو کھوکھلا کر کے استعمال کرنے لگے۔ افریقہ کی بعض جھیلوں اور دریاؤں میں نیز برٹش کولمبیا اور جزائر سلیمان میں آج تک کھوکھلے تنے استعمال کئے جاتے ہیں سنہ ۱۹۰۱ء میں کیپٹن واس (VOSS) نے برٹش کولمبیا کی تیار کی ہوئی ایک کشتی میں تمام دنیا کا چکر کاٹا۔

قدیم تاریخ کی سب سے بڑی کشتی حضرت نوح علیہ السلام نے تیار کی تھی جو ۴۵۰ فٹ لمبی ۷۰ فٹ چوڑی اور ۴۵ فٹ اونچی اور ۱۵ ہزار ٹن بھاری تھی۔ سنہ ۳۰۰۰ ق م میں فنیقیوں نے بعض نہایت عمدہ کشتیاں بنائیں جن کے ذریعہ وہ نہ صرف بحیرۂ روم کے ساحلی علاقوں میں تجارت کرنے لگے بلکہ جنوب میں ساحلی افریقہ اور شمال میں کارنوال تک جاتے تھے۔

مصر کے بعض قدیم مقبروں پر بحری جہازوں کی تصاویر ملتی ہیں سنہ ۱۹۱۰ء میں پروفیسر فلنڈرس پٹری (F lenders s Petrie) نے ریفہ کے ایک مقبرہ پر سے ایک ایسی تصویر کا عکس لیا جو سلاطین مصر کے بارہویں سلسلے یعنی سنہ ۲۲۰۰ ق م سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی شکل کی بعض کشتیاں ملایا و جاوا کے ساحلوں تک بھی پہنچیں۔ اسی قسم کی ایک کشتی سنہ ۱۸۶۱ء میں نپولین سوم نے بنائی جو ۱۲۰ فٹ لمبی اور ۱۷ فٹ چوڑی تھی۔ اس کا نمونہ پیرس کے عجائب خانہ لووری (Louvre) میں موجود ہے۔

کچھ عرصہ کے بعد کشتیوں کے ایک حصہ میں لوہا استعمال ہونے لگا۔ اس قسم کے جہاز پہلی دفعہ ابراہیموں اور پیلوپونیشیز (PELOPONNESSIANS) کی جنگ میں استعمال ہوئے جب روم کا مشہور بادشاہ جولیس سیزر گال (GAUL) پر حملہ آور ہوا تو ساحل انگلستان پر چند جہاز دیکھ کر پکار اٹھا "یہ جہاز ہمارے جہازوں سے زیادہ مضبوط ہیں"۔ آج سے ۵۰ سال پہلے ایک دوسری قسم کا بحری جہاز لنکن شائر میں برگ "Briggs" کے پاس ملا جو ساڑھے اڑتالیس فٹ لمبا اور چھ فٹ چوڑا تھا۔ یہ ایک ایسے تنے سے تیار ہوا تھا جس کا محیط ۱۸ فٹ تھا۔ یہ جہاز زمانہ حجری سنہ ۲۰۰۰ ق م سے تعلق رکھتا ہے۔ ذرا تصور کیجئے کہ ان لوگوں نے پتھروں سے ایسے مہیب درخت کو کیسے گرایا ہوگا اور پھر اسے کھوکھلا کرنا کتنا جان جوکھوں کا کام ہے۔

سنہ ۱۱۸۷ء میں انگلستان نے ایک ایسا جہاز بنایا جس میں ۱۰۰ آدمی سما سکتے تھے۔ رچرڈ پہلا فرمانروا ہے جس نے جہازوں کے متعلق ایک ضابطہ قوانین تیار کیا تھا۔ اس کے قبضہ میں ۲۰۳ جہاز تھے۔

ایڈورڈ سوم نے جب "کیلے" پر قبضہ کیا تو اس کے پاس ۷۰۰ جہاز اور ۱۴۰۰۰ ملاح تھے۔ قدیم جہازوں میں پہلے منجنیقیں ہوا کرتی تھیں پھر توپیں نصب کی گئیں۔ ہنری ہفتم نے "۲" ایسے جہاز تیار کرائے جن میں سے ہر ایک کے اندر ۲۲۵ توپیں نصب تھیں۔

آج صرف انگلستان کے پاس ۲۱۰۰۰۰۰ کروڑ ٹن وزنی بحری جہاز ہیں۔ پہلی دخانی کشتی سنہ ۱۷۳۶ء میں جوناتھن ہلز نے بنائی تھی۔ سنہ ۱۸۰۷ء میں ایک امریکی رابرٹ فلٹن نے ایک سٹیم کشتی بنائی جو ہوا کے مخالف ۴½ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چل سکتی تھی۔

انگلستان نے سنہ ۱۸۶۰ء میں چار ہزار ٹن کا ایک ایسا

تیز رفتار جہاز تیار کیا جس نے بحرِ اوقیانوس کو چار دن اور سترہ گھنٹے میں عبور کر لیا۔

یہ عجیب بات ہے کہ دَورِ مسیح زمان میں جو قرآن مجید اور شریعت کی حیاتِ نو کا دَور ہے انسان نے ہر شعبے میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ اسی زمانہ میں اس آیت قرآنی کا عملی جامہ وسعت اختیار کر گیا ہے۔ علم جہاز رانی نے جو وسعت زمانۂ حال میں اختیار کی ہے ابتداء سے نہیں کی۔

وھو المقصود۔

علمِ کیمیا اور قرآن کریم

علم کیمیا کے متعلق بھی قرآن مجید میں اشارہ موجود ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللّٰہ کمثل حبّۃٍ انبتت سبع سنابل فی کلّ سنبلۃٍ مائۃ حبّۃٍ ؕ واللّٰہ یضٰعف لمن یشآء واللّٰہ واسعٌ علیم ○ (بقرۃ ع ۳۶) یعنی جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک دانہ ہو جس میں سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سَو سَو دانہ ہو اور خدا تعالیٰ چاہے تو وہ اس سے بھی بڑھا دے۔ اس آیت میں ان کیمیاوی تغیرات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو دانہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ ایک سائنسدان اس چیز کو بخوبی سمجھتا ہے کہ اناج کے اُگنے کے محرکات کیمیاوی اجزاء ہی ہیں اور مختلف غلوں کیلئے مختلف کیمیاوی اجزاء مناسب ہوتے ہیں۔ پھر بعض زمینیں خاص کیمیاوی اجزاء کا ذخیرہ ہوتی ہیں۔

آج سے قبل زمین کی ایسی علمی تحقیقات ظاہر نہ ہوئی تھیں، یہ صرف زمانۂ حال کی تحقیق ہے۔

سنہ ۱۹۳۸ء سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے پنجاب یونیورسٹی کے ایک پروفیسر مسٹر لوری نے ملاقات کی۔ اس نے کہا کہ میں گورنمنٹ کی طرف سے علم زراعت کے شعبہ کا انچارج مقرر کیا گیا ہوں۔ میں ہندوستان کی مختلف زمینوں پر تجارب کر کے ان کیمیاوی اجزاء کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ میں اس سے قبل امریکہ میں بھی کام کر چکا ہوں۔ آج تمام انڈیا میں مجھ سے زیادہ قابل اس علم میں نہیں ملیگا۔ میری ریسرچ کا نچوڑ یہ ہے کہ بھارت میں اڑھائی سو من تک فی ایکڑ گندم پیدا ہو سکتی ہے اور مجھے اس تحقیق پر بڑا ناز ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا کہ یہ علمی ترقی اس شعبہ زراعت میں واقعی قابل داد ہے لیکن قرآن مجید سے تو علم ہوتا ہے کہ فی ایکڑ ۷۰۰ من گندم پیدا ہو سکتی ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ وہ یہ سُن کر گھبرا گیا اور کہنے لگا کیا واقعی قرآن مجید میں یہ لکھا ہے؟ پھر وہ کہنے لگا مجھے تو اس بات کا علم نہیں اور ابھی ہندوستان میں شروع بھی نہیں ہوا۔ سنہ ۱۹۳۸ء تک امریکہ میں فی ایکڑ ۴۰۰ من گندم پیدا ہونے لگی تھی مگر آج قرآن مجید کی اس تعلیم کی حقیقت آشکار ہوتی ہے زمانۂ حال میں یہ تجارب کیے گئے ہیں کہ سال میں گندم دو دفعہ بوئی جائے چنانچہ پاکستان میں گنا، چاول اور گندم کی فصلوں میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔

امریکہ میں ۷۰۰ من فی ایکڑ سے بھی زائد گندم پیدا ہو رہی ہے۔ وہاں ابھی یہ فصل پورے طور پر پکی نہیں ہوتی کہ اسے کاٹ کر برقی گوداموں میں ذخیرہ کر دیا جاتا ہے جن میں گندم خود بخود پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ کیا یہ زمانۂ حال کی

بے نظیر علمی ترقی نہیں ہے؟

علم حیوانات اور قرآن کریم

علم حیوانات کے متعلق بھی قرآن مجید نے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے کہ اے مسلمانو! وَفِی خَلْقِکُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَابَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ۞ (جاثیہ ع ۱) تمہاری پیدائش میں بھی اور خدا تعالیٰ نے زمین میں جو حیوانات پیدا فرمائے ہیں یقین رکھنے والی قوم کے لئے بڑے بڑے نشان ہیں۔ پھر فرمایا وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ (انعام ع ۴) یعنی یہ جو زمین میں چلتے پھرتے جانور تمہیں نظر آتے ہیں اور ہواؤں میں اڑتے ہوئے پرندے دکھائی دیتے ہیں یہ بھی تمہاری طرح کے گروہ ہیں۔

اب دیکھئے ان آیات کے عین مطابق زمانہ حال میں اس علم میں کیا کیا حیرت انگیز ترقیات ہوئی ہیں۔ لگھ اور مرغابی ایک خاص موسم میں اپنی جائے مقام سے اڑ کر سمندروں کو عبور کر کے ہزاروں میلوں کا فاصلہ طے کر کے مشرقی ملکوں میں آتے ہیں اور ہوا کے زیر و بم کو دیکھ کر کوچ کر جاتے ہیں۔ نہ معلوم ان میں خدا تعالیٰ نے کونسی بجلی پیدا کر رکھی ہے جو یہ ایسا عمل سینکڑوں سالوں سے کر رہے ہیں۔ اب ان کی آمد و رفت کو دیکھ کر موسموں کے متعلق علم حاصل ہو جاتا ہے۔

چیونٹیوں اور شہد کی مکھیوں میں جو نظام پایا جاتا ہے حیرت انگیز ہے۔ زمانہ حال میں سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ نسل مخلوقات کے چند دور ہوتے ہیں کبھی کسی کی حکومت ہوتی ہے اور کبھی کسی کی۔ انہوں نے کہا ہے کہ انسانوں کے بعد اگر دنیا پر کسی نے غلبہ پایا تو وہ یہ چیونٹیاں ہی ہوں گی۔ پھر دیکھئے خدا تعالیٰ نے ان کے ذریعہ انسانیت کو بہت سی مضرات سے نجات بخشی ہے۔ یہ چیونٹیاں چھوٹے چھوٹے ذرات ہر وقت منتقل کرتی رہتی ہیں جن کی بدولت فضا صاف رہتی ہے۔ اگرچہ حجم میں اس کی اور ہاتھی کی نسبت کچھ بھی نہیں مگر کبھی اس قوی الجثہ پر بھی غلبہ پا لیتی ہے۔

زمانہ حال میں بندر سے بہت سے تعمیری امور میں مدد لی جا رہی ہے۔ بڑی بڑی کلوں پر تجربہ کار بندروں کو مامور کر دیا جاتا ہے اور یہ عین انسان کا کام کرتے ہیں۔

زمین میں ہل چلانے کے لئے سؤر سے کام لیا جا رہا ہے۔ مصر اور امریکہ میں ان سے بہت کام لیا جاتا ہے۔ زمین میں گہرے سوراخ کر کے چند دانے ڈال دیئے جاتے ہیں اور پھر سؤر کو ہل میں جوت کر زمین میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ان دانوں کی تلاش میں یہ تمام زمین کو پھاڑ دیتے ہیں۔

پھر کتوں کے ذریعہ جاسوسی اور حفاظت کے کام میں جو ترقی ہوئی ہے حیرت انگیز ہے۔

حیوانوں سے عقلمند انسان نے بڑے بڑے علوم سیکھے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ایک دفعہ ایک فاختہ ماری۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ اس نے درخت کی ٹہنی سے اپنے پیٹ پر ایک گرہ لگائی ہوئی ہے۔ جب میں نے اُسے کھولا تو معلوم ہوا کہ وہ پہلے بھی کبھی زخمی ہوئی تھی مگر اُس نے خود ہی اس کا اپریشن کر لیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے چونچ کے ذریعہ کسی دوسری فاختہ سے اسے سلوا لیا تھا۔ اسی طرح علم جراحی میں موجودہ تحقیق کے مطابق بعض جانوروں کا گوشت نہایت مفید ہے جیسے فاختہ دِق کے

مرض میں مفید ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ...

مندرجہ بالا عنوان کے تحت میں جو کچھ تحریر کر رہا ہوں یہ مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ایک مضمون کا خلاصہ ہے جو آپ نے فروری ۱۹۲۹ء میں ریویو آف ریلیجنز میں شائع فرمایا۔ اس مضمون کا عنوان ہے "قرآن مجید اور علوم جدیدہ" خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ۔ یورپ میں زمانہ حال میں عورت و مرد کے حقوق میں جو تنازعہ پایا جاتا ہے کسی بادی الرائے سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ یورپ نے ہر طرح کوشش کی کہ اسلام کو بدنام کرے اور اس طرح عیسائیت کے اوصاف کو عوام و خواص کی نگاہوں میں بڑھا چڑھا کر دکھائے مگر قرآنی تعلیم ایسا نور ہے جو کہ صاف و شفاف شیشوں سے منعکس ہو کر تمام عالم کو ہر زمانہ میں بقعۂ نور بنا رہا ہے۔ مسیحیوں کا یہ خیال ہے کہ مسلمان باپردہ عورتیں قید و بند کی مصیبتیں اور آلام جھیل رہی ہیں، انکی آزادی سلب کر لی گئی ہے۔ ان کی حیثیت لونڈیوں سے بڑھ کر نہیں۔ اسکے برعکس عیسائی دوشیزائیں آج حکمرانِ انسانیت ہیں۔ ان کے زرق برق لباس اور عارضِ گلگوں کو دیکھ کر ہر انسان موم ہوا جاتا ہے اور یہی اسلام اور مسیحیت کی تعلیم کا موازنہ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی اہلی زندگی بوجہ اسکے کہ مرد حکمران ہے اور عورت گھر کی ملکہ جنت نما ہے مگر عیسائیوں کی اہلی زندگی آج برباد ہو کے رہ گئی ہے۔ ان کے گھر سکون سے عاری ہیں۔ بچوں کی پرورش دایہ کرتی ہے یا ہسپتال اور میاں بیوی کا کام کمانا ہے اور کمانا اور بس۔ قرآن مجید نے مرد کو عورت پر حکمران مقرر کیا ہے۔ مگر جو قومیں عورتوں کو حکمران بنا لیتی ہیں ان کے اخلاق تباہ ہو جاتے ہیں۔ عورت جب ہر سوسائٹی میں جاتی ہے تو انسانوں کے جذبات میں ہیجان برپا ہو جاتا ہے۔ نیز ایسی اقوام میں بزدلی گھر کر لیتی ہے

برتھ کنٹرول پر آج یورپ کیوں زور دے رہا ہے جس کی تقلید میں پاکستان نے بھی ایک قدم اٹھایا ہے اس کی محض ایک ہی وجہ ہے کہ آج عورت مرد کا کام کر رہی ہے۔ وہ صنفِ نازک جو گھر میں رہتی تھی، بچوں کی پرورش کرتی تھی آج دنیا کے ہر شعبے میں کام کر رہی ہے۔ اس حالت میں بچہ کی پیدائش اور اس کی پرورش اس کیلئے بہت دقت طلب ہے لہذا برتھ کنٹرول کو رائج کر دیا گیا ہے۔ سنہ ۱۹۲۸ء میں "ٹائمز آف لنڈن" میں ایک مضمون چھپا تھا جس میں لکھا تھا کہ اگر عورتیں بوجہ ملازمت کے حمل و رضاعت کی تکالیف سے بچتی رہیں تو آئندہ ۲۰ سال میں انگلستان میں بوڑھوں کی تعداد نوجوانوں سے بہت زیادہ ہو گی جس کی وجہ سے ملکی حفاظت میں ایک عظیم الشان خلل واقع ہو جائے گا۔

اسلام نے عورت اور مرد کے حقوق کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ نیچر کے عین مطابق ہے۔ اسی پر عمل کرنے سے حقیقی اہلی زندگی نصیب ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (بقرہ ۔ ۲۲۹) یعنی جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق ہیں ایسے ہی عورتوں کے مردوں پر حقوق ہیں۔ ہاں مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے۔ مرد کے قویٰ

فطرتی طور پر عورت سے بہت مضبوط واقع ہوئے ہیں۔
زمانۂ حال میں صدیوں کے بعد جرمن قوم نے عورت کے متعلق
وہی نظریات قائم کئے ہیں جو قرآن مجید نے ۱۴۰۰ سال
پہلے بیان فرمائے تھے۔

چنانچہ ہر ہٹلر اور اس کے ساتھیوں نے جرمنی میں
بار بار یہ اعلان کیا:۔

"That a woman's job is to stay at home and produce babies."

یعنی عورتوں کا کام یہ ہے کہ وہ گھر میں
رہیں اور بچے پیدا کریں۔

"Reconstruction of German womanhood"

اور ڈاکٹر ایمی ویبز نے جو تحریک کا سب سے بڑا
آرگنائزر تھا کہا کہ:۔

"National socialism books upon marriage and motherhood as woman's real mission. Woman must share her husbands thoughts and feelings, but she must never consider herself on an equal footing with man, this in our opinion, tends to destroy family life."

(Nazi Germany explained by Vernon Bartlett Page 92-93)

یعنی نیشنل سوشلزم کے نزدیک عورت
کا اصل مشن شادی کرنا اور بچوں کی ماں
بننا ہے۔ عورت کو اپنے خاوند کے خیالات
اور احساسات میں ضرور شامل ہونا چاہیئے
لیکن (یاد رہے کہ) اُسے کبھی اپنے آپکو
مرد کے برابر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اور اگر
وہ ایسا کرے گی تو ہماری رائے میں
یہ بات اہلی زندگی کو تباہ کرنے والی
ہوگی۔"

اسی طرح انہوں نے کہا کہ لڑکیوں کے لئے علیحدہ
سکول بھی ہونے چاہئیں۔

اب میں عورت اور مرد کے بعض اجزاء کا موازنہ
پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہوگا کہ زمانۂ حال کی علمی
تحقیق نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم
الرّجال قوّامون علی النساء ہی حقیقی اور فطری اور

یقینی تعلیم ہے۔

۱۔ دماغ یعنی مغز۔ بالغ مرد کے دماغ کے وزن کی اوسط تقریباً ۱۳۸۰ گرام ہے اور عورت کے دماغ کے وزن کی ۱۲۵۰ گرام۔ ۲۸۷ مردوں کے دماغ دیکھنے سے زیادہ سے زیادہ جو دماغ کا وزن معلوم ہوا ہے وہ ۱۸۴۰ گرام تھا اور کم سے کم وزن ۹۴۶ گرام۔ اور ۱۸۱ بالغ عورتوں کے دماغوں میں زیادہ سے زیادہ وزن ۱۵۵۰ گرام تھا اور کم سے کم ۸۷۹ گرام۔

(Gray's anatomy 25th Edition Page 957)

۲۔ کھوپڑی۔ عورت کی کھوپڑی اپنی قوم کے مرد سے عموماً بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ اس کی نسبت ۹۰-۱۰۰ کی ہے۔ اور اس میں جو مغز ہوگا وہ بھی نسبتاً کم ہی ہوگا۔ علوم جدیدہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ مغز اور اس سے جو عصبی سلسلہ ملتا ہے اور اس سے جو اور چیزیں متعلق ہیں وہی قوتِ عقلیہ کا اصل مرکز ہیں۔ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی صحت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ عورتیں مردوں کی نسبت ناقصات العقل ہیں۔

۳۔ پھیپھڑا۔ W. KRANSE کی تحقیقات یہ ہے کہ مرد کے پھیپھڑے کا وزن ۱۳۰۰ گرام اور عورت کے پھیپھڑے کا وزن ۱۰۲۳ گرام ہے۔

(Quain's Anatomy جلد ۲ حصہ سوم ص ۲۰۱)

۴۔ جگر۔ Dr. Ried کے اعداد و شمار کے مطابق ۸۲ میں سے ۴۳ مردوں کے جگر کا وزن ۴۸ اور ۵۸ اونس کے درمیان تھا اور ۳۶ میں سے ۱۷ عورتوں کے جگر کا وزن ۴۰ اور ۵۰ اونس کے درمیان ہے۔

۵۔ گردہ۔ گردے کا وزن عام طور پر جو بیان کیا گیا ہے وہ مرد کا ۱۲۰ اور ۱۴۰ گرام کے درمیان اور عورت کا اس سے قدرے کم۔

(Quain's Antonomy جلد ۲ حصہ ۲ ص ۲۱۱)

ان تمام اعداد و شمار سے قرآن مجید کی حقانیت ثابت ہوتی ہے ؎

امی در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن ترے

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اس نے درختِ دل کو معارف کا پھل دیا
ہر سینہ شک سے دھو دیا ہر دل بدل دیا
قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

(دُرِّ ثمین)

مجالس خدام الاحمدیہ کے صفحات

مجلس کراچی کی عید ملن پارٹی اور یوم والدین

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی خواہش کے احترام میں اس سال کا پہلا یوم والدین منانے کے لئے مقامی طور پر یکم مارچ بروز اتوار مقرر کیا گیا۔ چونکہ یہ دن عید الفطر کے بعد قریب ہی پڑ رہا تھا لہذا فیصلہ کیا گیا کہ تقریب کو زیادہ وسیع اور کامیاب کرنے کے لئے اس دن یوم والدین کے ساتھ ساتھ اطفال کی عید ملن پارٹی کا انتظام بھی کر لیا جائے جس میں والدین شامل ہوں۔ خوش قسمتی سے اسی دن محترم و مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت کراچی تشریف لے آئے اور پھر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی معرفت ہماری درخواست پر اس اجلاس میں اطفال کو خطاب فرمانا بھی منظور فرما لیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

پروگرام کے مطابق چار صد احباب کی پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا جس میں چھوٹوں اور بڑوں نے بیٹوں اور باپوں نے اور بچوں اور بزرگوں نے بلا امتیاز اکٹھے بیٹھ کر پھل مٹھائی اور چائے نوش فرمائی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں یوم والدین کا اجلاس شروع ہوا تلاوت قرآن کریم عبدالرشید صاحب سیکرٹری ناظم اصلاح و ارشاد نے کی نظم خلیل الرحمن صاحب طفل مارٹن روڈ نے سنائی محترم میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب نے "بچوں کی صحت کے متعلق ضروری ہدایات" کے عنوان پر والدین و اطفال کو مناسب ہدایات دیں۔ عمومی جسمانی صفائی کے علاوہ خاص طور پر آپ نے دانتوں کی صفائی کے لئے مسواک کے استعمال کی تلقین کی اور برش کے استعمال کا صحیح طریق بتایا۔ آپ کے بعد محترم چوہدری محمد حسین صاحب (والد محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) نے وقت کی رعایت کے لحاظ سے اپنے تجربات کی روشنی میں "بچوں کی تعلیم سے متعلق والدین کے فرائض" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے نہایت مناسب اور موزوں طریق پر بچوں کی تعلیم سے متعلق والدین کے فرائض سے ان کو آگاہ کیا۔ تیسری تقریر محترم ہا بو اللہ داد صاحب کی تھی۔ آپ نے "بچوں سے متعلق والدین کے فرائض" پر تقریر کرتے ہوئے مختلف طریقے بیان کئے اور خاص طور پر والدین کو گھروں میں قرآن مجید کا تفسیر صغیر سے درس اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کا سلسلہ جاری کرنے کی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ اس سے زیادہ موثر اور کارگر اور قابل عمل نسخہ تربیت اولاد کے لئے اس زمانہ میں اور کوئی نہیں ہے۔

تیسری تقریر کے دوران ہی محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب تشریف لائے تھے۔ چنانچہ ٹھیک پانچ بجکر پینتیس منٹ پر صاحب صدر نے محترم چوہدری صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اپنی قیمتی نصائح سے بچوں کو اور احباب کو مستفید ہونے کا موقع عطا فرمائیں۔ اس وقت حاضری ایک ہزار کے لگ بھگ تھی۔ جلسہ گاہ میں عین سامنے تمام اطفال نہایت سکون و اطمینان اور ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

دونوں اطراف میں کرسیوں پر والدین، معززین، بزرگان اور غیر از جماعت احباب تشریف فرما تھے۔ اور ہال کے پچھلے حصے میں دیگر احباب جماعت تھے۔ مستورات کا انتظام اوپر گیلری میں تھا۔

محترم چوہدری صاحب نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سامنے بیٹھے ہوئے بچوں سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سولہ سال یا اس سے کم عمر کے کتنے بچے ہیں جو پنجابی نہیں سمجھتے۔ اس پر چند بچے کھڑے ہوئے تو چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میرا خیال تھا کہ میں پنجابی میں تقریر کروں لیکن اب اردو میں ہی کروں گا تاکہ سب بچے سمجھ سکیں۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے مقررین نے زیادہ تر والدین کے لئے کہا ہے اور میں صرف بچوں کے فائدے کے لئے چند باتیں کہوں گا۔ پہلی بات یہ کہ جو کام بھی آپ کر رہے ہوں اس کی طرف پوری پوری توجہ دیں۔ دوسری بات جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ ماں باپ، استاد، خلیفہ یا کسی صاحبِ اختیار افسر کی کہی ہوئی بات کے متعلق یہ کوشش کرو کہ جتنی بات بھی سمجھ آتی ہے اس پر عمل کرو۔ یہ مت سوچو کہ کیوں کریں اور کیوں نہ کریں۔ چوہدری صاحب نے فرمایا کہ کم از کم میری کامیابی کا راز یہی ہے اور اس ضمن میں چوہدری صاحب موصوف نے اپنے بچپن کی ایک مثال بھی دی کہ کس طرح میں نے والد صاحب محترم کی اطاعت کی۔ آپ نے قرآن مجید اور احادیث سے بھی والدین کی اطاعت کے احکامات بیان فرما کر تاکید کی کہ اپنے والدین کی ہر بات میں پوری پوری تابعداری کرنی چاہیئے سوائے ایک بات کے کہ والدین اگر مشرک ہوں اور شرک کی تعلیم دیں۔ اس کے بعد آپ نے استاد کی فرمانبرداری کی تلقین فرمائی اور پھر بچوں کو غور و فکر کی عادت ڈالنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ غور و فکر کی عادت بھی مشق سے بڑھائی جا سکتی ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مکرم ملک مبارک احمد صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا وہ قیمتی پیغام پڑھ کر سنایا جو آپ نے ہماری درخواست پر خاص اسی موقع کیلئے بھجوایا تھا۔ اور جس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک فقرہ میں ایک درد بھرے دل کی تڑپ کے ساتھ جماعت کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے فکر اور غم کا اظہار تھا۔ جماعت کے بچوں اور بڑوں نے بھی اسی جذبہ وانہماک اور فکر کے ساتھ اس پیغام کو سنا۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس پر اسی جذبہ و فکر کیساتھ عمل کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد محترم قائد صاحب نے احباب کو تحریک کی کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کی خاطر تعاون فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ آئندہ ماہ ایک "ہفتہ تشحیذ الاذہان" منائیں گے۔ آپ کوشش فرمائیں کہ ہر گھر میں ضرور "تشحیذ" آئے۔ بعدہٗ صاحب صدر نے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب و جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ محترم چوہدری صاحب نے دعا کروائی اور یہ اجلاس مغرب کی اذان کے وقت بخیر و خوبی کامیاب و کامران انجام پایا۔ محترم چوہدری صاحب کی اس تقریر کی خبر پاکستان کے اکثر اخبارات میں بھی شائع ہوئی۔

ناظم اطفال

مجلس خدام الاحمدیہ

کراچی

۲۔ عید ملاپ پارٹی مجلس لائل پور

مؤرخہ ۱۲؍ فروری بروز جمعہ حسبِ سابق یہ تقریب مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی کوٹھی واقع جناح کالونی پر شاندار سابقہ روایات کے ساتھ منائی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے ربوہ سے تشریف لا کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور حاضرین کو اپنی زریں نصائح سے نوازا۔

چائے کے دوران کم گو خدام کو باری باری سٹیج پر آ کر بولنے کی دعوت دی گئی۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ رہا۔

مکرم معین الرشید صاحب ہاشمی نے کچھ خبروں کو مزاحیہ رنگ میں پیش کر کے محفل کو کشتِ زعفران بنایا۔ چائے کے بعد باقاعدہ اجلاس شروع ہوا جس کی صدارت مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے فرمائی۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد (جو حافظ محمد اکرم صاحب نے کی) شیخ محمد ارشد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔

بعدہٗ مکرم راجہ ناصر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور شہر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا پیش کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جماعت پر احسانات بیان کرتے ہوئے صدقہ کی تحریک بھی کی۔ چنانچہ اسی وقت مبلغ ساٹھ روپے جمع ہو گئے۔ یہ رقم مکرم نائب صدر صاحب مرکزیہ کی خدمت میں برائے مد صدقہ پیش کر دی گئی۔

مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب نائب قائد اوّل نے مجلس کی رپورٹ برائے سال ۶۴-۶۳ء پیش کی۔

مکرم رانا منظور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت نے مختصراً جماعت کی رپورٹ پڑھ کر سنائی اور بہتر کام کرنیوالے کارکنان کے لئے درخواستِ دعا کی گئی۔ نیز ان کارکنان کو جو بہتر کام نہ کر سکے تھے توجہ دلائی گئی کہ جبکہ وہ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں ان کا فرض ہے کہ جماعت کے کاموں میں ہر رنگ میں دلچسپی لیں۔ اور اپنی صلاحیتوں کو بہتر طور پر جماعت کے لئے بروئے کار لائیں۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے شعبہ اصلاح و ارشاد کی طرف خاص توجہ دینے پر زور دیا۔ آپ نے بتایا کہ یہ ایک بنیادی اور بڑا اہم شعبہ ہے۔ اور لائل پور ایسی مجلس کے لئے اس شعبہ میں مزید کام کرنے کی کافی گنجائش ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس شہر کی وسعت کے پیشِ نظر لٹریچر کی تقسیم وسیع پیمانہ پر کریں۔ اگر پورے طور پر اس شعبہ کا کام ہو تو باقی شعبوں کا کام بھی ساتھ ساتھ ہوتا رہیگا۔

آپ کے بعد محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے خطاب فرمایا اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اس مادی دور میں جبکہ دوسرے نوجوانوں کی تمام تر توجہ دنیا کے مشاغل کی طرف ہے۔ ہمارے خدام میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی کاموں کا شغف ہے اور ان کا نقطۂ نظر جماعتی نظام کی پوری پوری پابندی کرنا اور اسلام کے قیام کی طرف ہے۔

نوجوانوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بزرگ اب ہم سے آہستہ آہستہ

جدا ہو رہے ہیں اور امانت ہمارے پاس چھوڑ چلے ہیں۔ اب یہ کام آپ نوجوانوں کا ہے کہ اس میں خیانت نہ کریں اور مجلس کی تنظیم کو مضبوط کرنے، اشاعتِ دینِ اسلام اور تربیت کی طرف توجہ کریں۔

جماعت کی مضبوطی کے لئے خدام کے تعاون کو سراہتے ہوئے آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو برقرار رکھے۔ آمین۔

بعد ازاں محترم امیر صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا تعارف کراتے ہوئے ان سے تقسیم انعامات اور خطاب کی درخواست کی۔ چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب نے سال ۶۲-۱۹۶۲ء کے دوران بہتر کام کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے۔

ناظمین

اوّل:۔ راجہ ناصر احمد صاحب (ناظم مال)

دوم:۔ میاں غلام احمد صاحب (ناظم خدمتِ خلق)

سوم:۔ شیخ محمد اکرم صاحب (ناظم اطفال)

زعماء

اوّل:۔ میاں سعید احمد صاحب ناصر (حلقہ پیر کالونی)

دوم:۔ بشیر احمد صاحب (حلقہ سمن آباد)

سوم:۔ چوہدری فضل کریم صاحب (حلقہ جھال خانوآنہ)

منتظمینِ مال

اوّل:۔ بشیر احمد صاحب (حلقہ سمن آباد)

دوم:۔ شیخ گلزار احمد صاحب (حلقہ اسلام آباد)

سوم:۔ محمد یوسف صاحب (حلقہ فیکٹری ایریا)

سپیشل انعام:۔ سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی

گذشتہ سال کا بہترین خادم:۔ رشید احمد صاحب اختر (معتمد)

اس کے علاوہ بیس انعامات اطفال میں تقسیم کئے گئے۔

انعامات کی تقسیم کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ آپ کی مجلس خدام الاحمدیہ کی ان بہترین مجالس میں شمار کی جاتی ہے جن کی مساعی علم انعامی دینے کے لئے پڑتال کی جاتی ہیں۔ یہ درست ہے کہ آپ کی مجلس علم انعامی حاصل نہ کر سکی مگر یہ ضروری نہیں کہ علم تنزل کی وجہ سے کھویا جائے مگر یہ ضروری اور ممکن ہے کہ دوسری مجالس زیادہ تیز رفتاری سے آگے نکل جائیں۔ یہ تو مومنوں کی دوڑ ہے۔ کبھی کوئی مجلس اور کبھی کوئی مجلس آگے نکل جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ گو آپ کا کام گذشتہ سال کی نسبت اچھا تھا مگر بعض شعبوں میں آپ کا کام معیاری کام سے کچھ نیچے تھا جس کی وجہ سے آپ سوئم رہے۔

آپ نے اصلاح وارشاد کے شعبہ کی طرف خاص توجہ دلائی کہ یہ ہمارا بنیادی اور اہم شعبہ ہے۔ اسی میں ہی احمدیت کی جان ہے۔ آپ اچھے مبلغ اور احمدیت کے کامیاب سپاہی تبھی بن سکتے ہیں جبکہ آپ باعمل ہوں۔ علم کے ساتھ تقویٰ، عبادت، نماز باجماعت، رات کی بیداری کی دعائیں آپ کی زبان میں تاثیر پیدا کر سکتی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اپنا معیار بلند سے بلند تر کرتے جائیں اور آپ خدا کی توحید اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے دعا کروائی اور یہ بابرکت

تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نوٹ:۔ اس تقریب میں کُل پانچ صد انصار، خدام اور اطفال نے شرکت کی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائل پور)

۳۔ ضلع لاہور کی چوتھی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی چوتھی تین روزہ تربیتی کلاس منعقدہ کھر پیڑ تحصیل قصور مورخہ ۱۳-۲-۶۴ بروز جمعرات نماز مغرب سے شروع ہو کر مورخہ ۱۵-۲-۶۴ بروز ہفتہ عید کی نماز تک جاری رہی۔

اس تربیتی کلاس کا آغاز مورخہ ۱۳-۲-۶۴ کو نماز مغرب سے قبل اجتماعی دعا سے کیا گیا۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد عہد دہرایا گیا۔ چونکہ اس اجلاس میں بہت سے غیر از جماعت احباب بھی تھے لہٰذا سب سے پہلے خاکسار نے پنجابی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام ان تک پہنچایا اور حضور کی تعلیم ان کے سامنے پیش کی۔

اس کے بعد مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے تبلیغی سلائیڈز دکھانے کے ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اشعار اور تعلیم کے بعض حصّوں کو حاضرین کے سامنے پیش کیا اور خدام کو ان کی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس اجلاس کی حاضری بہت خوشکن تھی خدام و انصار ایک سو پندرہ۔ غیر از جماعت پینسٹھ مستورات غیر از جماعت ۱۳۰ اور احمدی مستورات چونسٹھ کی تعداد میں حاضر تھے۔ نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد مکرم فضل الرحمٰن صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا اور قرآن کریم کی روشنی میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض کو واضح کیا۔ عام اخلاقی حالت سدھارنے کی طرف بھی خاص توجہ دلائی۔ درس کے بعد نماز جمعہ تک مختلف اوقات میں انفرادی طور پر خدام و اطفال سے مل کر انہیں انکی ذمّہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض بیان کی۔ مستورات کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اطفال کی تربیت پر زور دیا گیا۔ اور جماعتی چندہ جات کی وصولی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نماز جمعہ میں دو سو کی تعداد میں حاضری تھی جس میں غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔ نماز جمعہ کے بعد خدام کا ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا جسکے دوران قائد مجلس کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اسی اجلاس کے دوران سالِ رواں کا بجٹ تیار کیا گیا اور مرکز کو روانہ کیا گیا۔ مجلسِ عاملہ کی تشکیل کی گئی اور بامیدِ منظوری اسی وقت اس کا ایک مختصر اجلاس کیا۔ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد نماز باجماعت کی اہمیت کو بھی واضح کیا گیا۔ اسی طرح بعض خدام کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ اپنے دوسرے ساتھیوں کو نماز باجماعت کے لئے لایا کریں۔ کیونکہ اس وقت تک مسجد میں نماز باجماعت کا انتظام نہیں تھا۔

۱۵-۲-۶۴ بروز عید نماز فجر ادا کرنے کے بعد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات دئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء اور انکے مخالفوں کے حالات انکے سامنے بیان کئے گئے۔ قرآن کو بار بار پڑھنے اور ترجمہ سیکھنے کی تلقین کی گئی۔ مرکز احمدیت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نمازوں کے اوقات مقرر کئے گئے اور سب کو سُنائے گئے۔ اس کے بعد عید کی نماز کی تیاری کے لئے اجلاس برخاست کر دیا گیا۔ عید کی نماز ادا کرنے کے لئے عید گاہ کی صفائی کی گئی اور دریاں بچھائی گئیں۔ عید کی نماز خاکسار نے پڑھائی۔ خطبہ عید میں ہماری تعلیم کا وہ حصہ جس میں

حضور نے ہر قسم کے بد اور شر پسند انسان کو اپنی جماعت میں شامل نہیں کرتے پیش کر کے قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں اسکی جامع تشریح کی گئی اور اپنی زندگی کو اس کی روشنی میں گذارنے کی تلقین کی گئی۔ نیز ثابت کیا گیا کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

دعا کے بعد یہ تربیتی پروگرام خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

اطفال الاحمدیہ کا نیا عہد

اطفال اپنے خدام بھائیوں والا ہی عہد دہرایا کرتے تھے جو لمبا ہونے کے علاوہ بچوں کی سمجھ سے بھی بالا ہی تھا۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اطفال الاحمدیہ کے لئے عہد مندرجہ ذیل الفاظ میں منظور فرمایا ہے۔ مجالس اس کو رائج فرمائیں :-

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام
اور احمدیت، اپنی قوم اور وطن کی
خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔
ہمیشہ سچ بولوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح
کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش
کروں گا۔"

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعانت و شکریہ

مکرم منور احمد صاحب جاوید نائب قائد ضلع لاہور رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں قابلِ قدر مساعی سرانجام دے رہے ہیں چنانچہ پچھلے چار ماہ کے عرصہ میں وہ ساٹھ نئے خریدار بنا چکے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور مزید خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔ اسی طرح ان کی تحریک پر مندرجہ ذیل احباب نے خالد کی اعانت عطیہ کی صورت میں کی ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ　　۵/۰۰ روپے

۲۔ مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب سابق قائد منٹگمری　　۱۰/۰۰ "

امید ہے جملہ عہدیداران مجالس بھی ان مفید اور تربیتی رسائل کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دیں گے۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"خالد" خدام الاحمدیہ کا اپنا ترجمان ہے ہر خادم کا فرض ہے کہ وہ اس کی ترقی کے لئے کوشاں رہے۔ معیاری مضامین، عمدہ نظمیں، اور رسالہ کی بہتری کیلئے تجاویز بھجواتے رہنے میں بخل نہ دکھائیے (ایڈیٹر)

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ کے مجرّبات خصوصی

تریاقِ معدہ ۔ پیٹ درد ۔ بدہضمی ۔ اپھارہ ۔ بھوک نہ لگنا ۔ کھٹے ڈکار ۔ ہیضہ ۔ اسہال ۔ ریاح خارج نہ ہونا ۔ دائمی قبض اور تبخیر معدہ کے لئے اکسیر ہے ۔ کھانا ہضم کرتا ، بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے ۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ اور ایک روپیہ ۔

اکسیر پائیوریا ۔ مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا (پائیوریا) دانتوں کا ہلنا ۔ دانتوں کی میل ۔ ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا ۔ اور منہ کی بدبو کو دور کرنے کے لئے اکسیر ہے ۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ پچیس پیسہ اور ایک روپیہ پچیس پیسہ ۔

پیامِ نور ۔ تلی اور جگر کا بڑھ جانا ۔ ضعفِ جگر ۔ ضعفِ ہضم ۔ دائمی قبض ۔ خرابی خون ۔ کمر درد ، جوڑوں کا درد ۔ ریحی درد دل کی دھڑکن ۔ کثرتِ پیشاب کو دور کر کے اعصاب کو طاقتور بناتا اور قوت بخشتا ہے ۔ قیمت فی بوتل چار روپیہ ۔

حبوب مفید اٹھرا ۔ مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا ۔ مردہ بچے پیدا ہونا یا پیدا ہو کر مختلف امراض سے فوت ہو جانا ۔ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہونا مگر لڑکے فوت ہو جانا کے لئے مفید دوا ۔ مکمل کورس ۔ پندرہ روپیہ ۔

حبِ نشاط ۔ مردانہ قوت کی مشہور دوا ۔ مقوی اعصاب ۔ مقوی باہ اور ممسک دوا ۔ مکمل کورس پندرہ روپیہ ۔ ایک ماہ ۔

تریاقِ بواسیر ۔ خونی و بادی بواسیر اور اس کے جملہ عوارضات کیلئے کامیاب علاج ۔ قیمت مکمل کورس پانچ روپیہ ۔

نوٹ :۔ محصول ڈاک و پیکنگ خرچہ بذمہ خریدار ہوگا !

مکمل فہرست ادویات اور شرائط ایجنسی کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں ۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ۔ گول بازار ربوہ ضلع جھنگ

۲۲

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:-

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپکو افاضہ کمال کیلئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپکی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں علماء اُمتی کانبیاء بنی اسرائیل اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت سے نبی آئے مگر انکی نبوت موسیٰ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰ کی پیروی کا اسمیں ایک ذرہ بھی کچھ دخل نہ تھا"

[illegible] ربوہ میں چھپا